یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہی

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ..... ششماہی

عوام سے ... ... سے ... ... للعہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ ... عا

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری

نہ ہوگا +

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ

کیا جاتا ہے +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی - اعلے درجہ

کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے

روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے

ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۴۴ | امرتسر مورخہ ۷ - فبروری ۱۸۹۸ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر - مطبوعہ ۷ - فبروری ۱۸۹۸ء

عزت بنفس اعزا بیو

یہ قاعدہ کی بات ہی کہ جب دنیا میں علم و فن اور تہذیب و شائستگی کو بہت ترقی ہو جائے تو انسان کو اپنی تدابیر اور قدرت پر بہت بھروسہ ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ خدائی قدرت و طاقت اور اسکے منتظم اعلے ہونے پر قطعی انکار نہ سہی لاپروائی بالیقین بڑھتی جاتی ہی اور کفر و الحاد کا عام دور دورہ ہو جاتا ہی - عرصہ دراز سے دنیا پھر اسی مقام کی طرف صعود یا نزول کرتی رہی ہی - انیسویں صدی کے آخری عشرہ میں اسکے بہانتک قریب پہنچگئی ہی کہ خدائی دعوی کرنیوالے منجموں کی پیشگوئیوں سے قطع نظر کرکے اکثر دور اندیش اور واقف اسرار فلاسفروں کو بھی عجائب و غرائب عدیدہ کے عنقریب حدوث کا یقین سا ہو گیا ہے - بلکہ کئی اصحاب کی رائے میں تو یہ حدث شروع بھی ہو گیا ہے جسکی یہ رائے ۱۸۹۷ء کی گذشتہ واقعات اور سال نو کے ابتدائی کارناموں کو دیکھتے چنداں غلط یا قبل از وقت معلوم نہیں ہوتی +

یہ فیصلہ کرنا شاید مشکل ہی کہ انسانی تدابیر پر ہی پورا تکیہ اور بھروسہ کرنا کیا پہلے گورنمنٹوں میں پیدا ہوتا ہی یا افراد میں - لیکن یہ مسلم امر ہے کہ یہ اعتماد خواہ کسی فریق میں پہلے پیدا ہو - اسکا انعکاس دوسرے پر بھی بہت ہی پڑ جاتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں حکمران جماعت اور پبلک باستثنا معدودے چند مردان خدا جو نیوٹن کیطرح عالم اجل اور فاضل اکمل ہو جاتے ہی خدائی کائنات کے سامنے انسانی طاقت کی حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرتے ایک ہی رنگ میں رنگے جاتے ہیں صفحات تاریخ بتا رہے ہیں کہ جب یہ غفلت اور سرمستی کمال کو پہنچ جاتی ہی تو قادر ذوالجلال گمراہ مخلوق کو متنبہ کرنیکے لئے اپنے خدائی سطوت و جبروت کو کرشمی حب ضرورت چھوٹے یا بڑے پیمانہ پر دکھانے شروع کر دیتا ہے - اُنے اگر غفلہ و خمار دور نہ ہو تو پھر کامل تباہی اور بربادی کا حکم نافذ ہو جاتا ہی - یہ انذار و تہدید بالعموم ان ہی پر وارد ہوتا ہی جو خدا کی خاص نظر رحمت ہو اور جو ایک زمانہ میں اُسکے مخلص بندے رہکر امتداد زمانہ اور طبعی انسانی کمزوری سے راہ راست سے کسیقدر بھٹک گئے ہوں - اس خود اعتمادی سے اسوقت دنیا کا کوئی مہذب ملک بچا ہوا نہیں ہی لیکن چونکہ جسقدر تہذیب زیادہ ہوگی اسی قدر اسکی مقدار میں اضافہ ہوگا - رجال دولت انگلشیہ میں مہذب و متمول ترین ملک کے مالک ہونیکی وجہ سے یہ صفت دوسروں سے بڑھکر پیدا ہو گئی تھی جو ۱۸۹۵ء میں مفروضہ مظالم آرمینیا کی ہنگامہ و شورش میں کمال کو پہنچگئی - وزارت انگلشیہ نے اُسوقت یہ خیال کر لیا کہ ہمنے اپنے مقبوضات کی حفاظت و سلامتی کا ایسا عمدہ انتظام کر لیا ہی کہ اب ہمکو کسی دوست کی مدد کی احتیاج یا دشمن کی عداوت کا خطرہ نہیں رہگیا اُسکو اپنی انسانی تدابیر کے استحکام اور مضبوطی کا پورا یقین ہو گیا تھا - اور اس یقین پر سرمست ہو کر اُسنے اپنے قدیمی رفیق کو جسکی موجودگی یا امداد کی اُسے بزعم خود کوئی ضرورت نہ رہگئی تھی اُسکے قدیم دشمنوں کے ساتھ ملکر دق کرنا شروع کر دیا اور اس کے لئے ایک نمکحرام اور احسان فراموش قوم کی حمائت کو آڑ بنا لیا - اور یہ دباؤ ایسی سختی سے ڈالا گیا کہ ہر کہ و مہ کو اُس رفیق سلطنت کی بربادی اور پامالی میں کوئی شبہ باقی نہ رہگیا - اور اس غیر مترقبہ سلوک سے اُس سلطنت کی فرمانروا کی حالت ایسی پژمردہ ہو گئی کہ ہر کسیکو اُسے دیکھکر رحم آجاتا تھا - احباب کو اعدا اور اعدا کو دشمن جان دیکھکر اُسکے پاس درگاہ احکم الحاکمین میں بعجز و نیاز تائید و امداد ربانی کے لئے ملتجی ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہگیا تھا - اسکے برخلاف جو خونخوار چہری کٹاری لئے اُسکے بستر کے گرد جمع ہو رہی تھی وہ اپنی قوت و طاقت پر اسقدر نازاں تھے کہ اُنکو بھولے سے بھی خدا کا سچا خیال نہیں گذرتا تھا - گو دنیا فریبی کے لئے ہر وقت ہمدردی نوع انسانی کا لفظ اُن کے ورد زبان تھا - آخر بمصداق بترس از آہ مظلوماں الخ - اُس بے یار و بیکس کی آہ و زاری مقبول ہو گئی - اور محض فضل ربی کی یاوری سے نہ صرف اُسکے ایذا دہندوں میں نفاق پڑ گیا - بلکہ اُن کے سرغنہ کو جنوبی امریکہ کی حقیر و گمنام ریاست وینی زویلا کے ذریعہ سے کچھ تہدید کی گئی - جب کچھ عرصہ کے بعد اُسکا اثر زائل ہو گیا تو جنوبی افریقہ کی ایک ویسی ہی حقیر و بیچارہ علاقہ کو عبرت کا سبب بنایا گیا - لیکن جب دجال حکومت کو اسپر بھی اپنی انسانی عقل پر غرہ رہا تو انگلستان کے سب سے بڑے اور جلیل القدر مقبوضہ میں طاعون و قحط کی قدرتی بلائیں بھیجدیگئیں - اور ہندایسے امن پسند ملک کی نسبت جس جگہ کی رعایا ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک

بادشاہ وقت کے مقابل پر نہیں آئی - بہ خواہ اور باغی ہونے کے فرد جرم سے انکو خبردار کیا +

ادھر یورپ میں اسی سلطنت کے لئے جسکو کچھ عرصہ پہلے آپس میں تقسیم کرنے کی تیاریاں کی جاتی تھیں - بلکہ ابھی تک زیر تجویز تھیں اور ہیں - ایسے اسباب بہم پہنچا دیئے کہ اُسے وہاں کھو لکر ان ہی تینوں سلطنتوں (روس فرانس اور انگلستان) کے لیے پالک فرزند اور پرورش کردہ ملک کو عبرت بخش سزا دینے کا موقعہ ملگیا - لیکن جب یہ سبق ہی بیکار رہے اور متواتر فسخ عزائم سے کوئی ہوش نہ آیا تو عین اُسی موقعہ پر جبکہ کل دنیا خیر مجسم مظہرہ ہند کے الماسی جشن کی خوشیاں منانے کی زور شور سے تیاریاں کر رہی تھی - زلزلہ سے ہندوستان کے پایہ تخت کو متزلزل کرنے کے ساتھ ہی شمال مغربی سرحد پر جسے بیرونی حملوں کے لئے نہایت ہی مضبوط و مستحکم خیال کیا گیا تھا - ایک ایسی قوم کو جو بقول سر ولیم لوکھارٹ انگریزی سطوت و جبروت کے سامنے تا خیر لقمہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی تھی ناگہاں فتنہ و شورش پر کھڑا کر دیا - جسنے آخر اسقدر ہاتھ پاؤں پھیلا دیئے کہ ابتک ختم نہیں ہوتے +

اسی سرحدی پشتہ ناچیز کی ایک ٹانگ (یعنی آفریدیوں) کو توڑنیکے لئے جنرل لوکھارٹ دلائت سے ہندوستان میں آئے - اور دو ہفتوں میں کار مفوضہ سے فارغ ہو کر واپس چلے جانیکا پختہ عزم رکھتے تھے - لیکن ہفتوں کی جگہ مہینے گذرے اور ہنوز دلی دور است کا معاملہ رہا - آخر میدان کی برفوں نے جب میدان خالی کرنے پر مجبور کیا تو راولپنڈی میں چند روزہ اقامت کے بعد کلکتہ ہوتے ہوئے شروع جنوری میں دلائت جانیکا مصمم ارادہ کیا گیا - اس چند روزہ اقامت کے دوران میں جب چند مسلمانوں نے انکو کامیاب مراجعت پر ایڈریس دیا - تو انہوں نے کامیابی کے لفظ کو حذف کر کے فتح و واپسی کا لفظ اختیار کرنے سے مبارکباد دینے والوں کو کل کیفیت سے آگاہ کر دیا - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - یہ چند روزہ اقامت کئی اسباب سے ایکماہ تک طویل ہو گئی - اور دلائت چھوڑ اس عرصہ میں کلکتہ تک جانا نہ ہو سکا - لیکن ہر ایک چیز کی انتہا ہوتی ہے - آخر جنرل ممدوح ۵ فروری کو ہندوستان سے روانہ ہو جانیکا عزم بالجزم کر کے راولپنڈی سے کلکتہ کو روانہ ہو گئے - اور گورنمنٹ نے حسب ضابطہ تبراہ فوجی کماندر انچیف انکے جانشین کا نام بھی گزٹ کر دیا - اس سفر میں جناب ممدوح ۲۹ جنوری کی دوپہر کو لاہور اور امرتسر سے گذرے - ان دونوں مقامات پر سنگھ سبھاؤں نے بڑی دھوم دھام سے ایڈریس دیئے - اور اپنے راولپنڈی کے سکھ ایڈریس دہندگان کے برخلاف مسلمان ایڈریس دینے والوں کی تقلید میں جنرل موصوف کو کامل کامیابی پر بھی مبارکبادی اور اس موقعہ پر جناب ممدوح نے بھی فتح و نصرت کا لفظ پہلی دفعہ زبان سے ارشاد فرمایا - فلک کو انکی خودستائی شاید پسند نہ آئی - اور اسنے عین اُسوقت جبکہ یہ ایڈریس سنے اور ان کے جواب دیئے جا رہے تھے - اس فتح کے لفظ کی خوشی کو زائل اور اس آخری قطعی ارادہ کو فسخ کرنیکا سامان کر دیا جسکی خبر باغلب وجوہ انکو کلکتہ پہنچنے سے پیشتر الہ آباد میں لگ گئی ہوگی - اور اُسوقت کامل یقین ہے انکی زبان سے یہ کلمہ خواہ کیسی ہی دھیمی اور نرم آواز میں کیوں نہ ہو ضرور بے اختیار نکل گیا ہوگا کہ "عرفت ربی بفسخ العزائم" +

اس ارادہ کے فسخ کنندہ واقعہ پر جسکی تفصیل ذیل میں مندرج ہے انگلستان کے اخبارات میں بڑی لمبی چوڑی بحثیں ہو رہی ہیں اور ہماری مخالف سلطنتوں کے اخباروں کو اس سے خوب بے پر کی اُڑانے کا موقعہ مل گیا ہے - مگر یہ انکی محض سفاہت ہے - دس بیس پچاس سپاہیوں کے نقصان سے انگریزی سلطنت کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا - اور جس لحاظ سے وہ اسپر اسوقت خوب جھوم جھوم کر رائے زنیاں کر رہے ہونگے وہ فی الحقیقت کسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جانے کے قابل نہیں - یہ سب خدائی کرشمے ہیں ورنہ کجا موضع اور کجا پیل دماں + اس سے ہماری یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر سب کام اللہ میاں کو سونپ کر چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہیئے - ایسا کرنا خود منشاء ایزدی کے برخلاف ہے - دنیاوی امور کیلئے دنیاوی تدابیر مقدم اور لازمی ہیں - خود خداوند کریم بھی اپنے خدائی جلوے انہی دنیاوی اسباب سے دکھاتا ہے - گو بسا اوقات اپنی محدود عقل سے ہم اسکی کائنات اور اسکی فطرت کے اسباب و نتائج کی ایک سنکھواں حصہ پر بھی احاطہ کر سکنے کی وجہ سے انکو فوق الفطرت ہی کیوں نہ سمجھیں - خدا اپنے بندوں سے صرف یہی چاہتا ہے کہ اپنی ہمت و کوشش کے ساتھ تائید ایزدی کی شمولیت کو بھی خواہاں رہیں - اس خواہش سے اسکی طرف توجہ ہوگی اور یہ توجہ تبتل - دعا - قرب - غضب رحمان فراموشی اور رفیق کشی سے مانع ہوگی طبیعت بُرے کاموں سے متنفر ہو جائیگی - اور جب اسطرح طبیعت میں استبداد - اسخ ہو گئی ہے تو یہ ظاہر ہے کہ راستی کا ہمیشہ بول بالا رہتا ہے - اور چونکہ بفحوائے آیہ کریمہ "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" وہ سلطنت و ریاست صرف اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے - اسکی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے ان بندوں کو سیدھے راستے سے بھٹکتا ہوا نہ دیکھے - اور ان کی اصلاح و درستی کے لئے جب ضرورت انکو تنبیہہ و تہدید کرتا رہتا ہے - پس ان سب مصائب کا مدعا یہی ہے کہ رجال حکومت اپنے دیدۂ عبرت کھولکر اپنے رب کو پہچاننے لگیں اور اپنی دنیاوی تدابیر کے ساتھ فضل ایزدی کو بھی شامل حال رہنے کے لئے ہر وقت اسکی درگاہ میں ملتجی رہیں +

اس تمہید کے بعد واقعہ متذکرہ بالا کی مفصل حالات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :- ناظرین کو یہ تو معلوم ہے کہ شرائط صلح کے طے کرنے کے لئے اکثر آفریدی قبائل کا جرگہ جمرود میں آیا ہوا ہے - اس میں چھ سو کے قریب ملک شامل تھے - جب سر ولیم لاکھارٹ تراہ اور وادی بازار سے انگریزی علاقہ میں ہٹ آئے تھے - تو عام خیال تھا کہ آفریدیوں کی قرار واقعی گوشمالی کے لئے موسم بہار میں پھر چڑھائی کیجائیگی اور اسدفعہ ایسا انتظام کیا جائیگا کہ غنیم کو پہلے کیطرح خود عموماً محفوظ رہکر ہمکو سخت نقصان پہنچاتے رہنے کا موقعہ نہ ملیگا - مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد پولیٹکل افسروں کی مستعدی اور سرگرمی سے جرگہ جمرود میں جمع ہو گیا - اور گو زکا خیل اس میں شامل نہ ہوئے تاہم عنقریب صفائی ہو جانیکا تقریباً پختہ یقین ہو گیا تھا - جس میں ۲۸ جنوری کی شام تک کوئی خلل نہ پیدا ہوا تھا - لیکن اس اثنا میں انگریزی افسروں نے اس غلط پالیسی پر چلکر جسکی کسی قدر توضیح فساد الاحصا کے نوٹ میں کر دی گئی ہے - آفریدی علاقہ کا محاصرہ برابر قائم رکھا - تاکہ ہندوستان سے کسی قسم کی رسد وغیرہ انکو نہ پہنچ سکے - معمولی سمجھ کا آدمی بھی یہ عجیب کارروائی دیکھکر متحیر ہوگا کہ ایکطرف تو یہ دلاسا سے ملکوں کو جمع کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف ان کو تنگ کرنیکا سامان بھی ساتھ کے ساتھ بایں خیال کیا جا رہا ہے - کہ وہ اسطرح دباؤ پڑنے سے جلد شرائط ماننے پر مائل ہو جائینگے - افسوس ان افسروں کو یہ ہوش نہ آیا کہ جب پچاس ہزار فوج کا دباؤ خود ان کے ملک میں رہکر انکو سیدھا نہ کر سکا تھا - تو یہ ناکہ بندی کیا پختہ کر سکیگی - اسکا نتیجہ ظاہر تھا کہ رنجش بڑھے اور فریقین کی ایکدوسرے سے برابر مڈبھیڑ ہوتی رہے - اسی چھیڑ خوباں سے چلی جائے کی مصداق پالیسی نے کل کھیل کو بگاڑ دیا - اس وقت اس ناکہ بندی کے لئے قلعہ بارا - ممنائی - علی مسجد اور جمرود میں چار بریگیڈ مقیم ہیں - ان چاروں کے افسروں نے ناکہ بندی کے بیچ کو مزید دباؤ کے لئے ایک چکر اور دینے کی تجویز کر کے جنوری کے تیسرے ہفتہ میں میدان کجوری پر یورش کرنے کی صلاح کی تھی - یہ میدان قلعہ بارا کے شمال میں واقع ہے اور اسکے شمال مغرب اور جنوب کیطرف اُن پہاڑیوں کے گوشے ہیں جو وادی بارا کو وادی بازار سے جدا کرتی ہیں - اسکا رقبہ تین میل مربع ہے - اور آفریدی اپنے اونٹ اور مویشی یہاں چرایا کرتے ہیں - انہی مویشی اور گلہ بانوں کو گرفتار کرنیکے لئے حملہ کی تجویز کی گئی تھی - مگر پہلی تجویز کی اطلاع کسی طرح آفریدیوں کو پہنچگئی اور اسے ملتوی کر دیا گیا - اور چند دنوں کا وقفہ ڈالکر نہایت ازداری سے اسکے متعلق دوبارا تجویز کر کے یہ قرار دیا گیا کہ ہفتہ کی صبح کو چاروں بریگیڈوں سے میدان مذکور کو ایک ایک دستہ روانہ ہو کر انکو چاروں طرف سے گھیر لے اور کوئی راستہ بھاگ جانے کا نہ چھوڑے - علی مسجد اور جمرود کی دستے میدان تک جا کر بیس میل کا چکر لگا آئے - مگر انہیں کوئی غنیم نہ ملا - بارا کا کالم بھی گو سیدھا میدان مذکور کو جا کر اس میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھر گیا لیکن اسے بھی کوئی دشمن نظر نہ آیا - مگر ممنائی کے بریگیڈ سے جو کالم میدان کے مغربی حصہ کو بھیجا گیا اسکا مقابلہ ہو گیا - اس میں ایک سالم پلٹن گورکھ ۳۶ سکھ رجمنٹ کی چار کمپنیاں اور دو توپیں تھیں

ہ شین کمار تک بلا مزاحمت چلا گیا۔ وہاں غنیم نے مقابلہ کیا جو فوراً منتشر کر دیا گیا۔ اسپر ایک پہاڑی
کرارہ پر سکھوں کی ایک پلٹن کو نگرانی کے لئے مامور کر کے باقی فوج خاروں کی تلاش پر مصروف ہو گئی
اثنا میں کمپنی مذکورہ خدا معلوم کسکی غلطی سے کرارہ سے واپس منگوا لیگئی اور غنیم نے اُسپر
کر لیا۔ مگر چونکہ فوج کی بخیریت واپسی کے لیے اسپر قابض رہنا نہایت ضروری تھا۔ اُسکو فتح کرنے
لئے غنیم پر حملہ کیا گیا۔ اور سخت لڑائی کے بعد جس میں بہت نقصان ہوا۔ اُسپر پھر قبضہ کر لیا گیا
ہیں مراجعت شروع ہو گئی۔ فوج زخمیوں اور لاشوں کی وجہ سے جلد چلنے سے معذور تھی۔ دشمن
ن موقعہ پر حسب معمول کمال تیزی سے حملہ کر دیا۔ اور جانگداز معرکہ آرائی شروع ہو گئی۔ کئی
نیم تین گز تک قریب پہنچ گیا۔ اسپر گورہ رجمنٹ کے کرنیل نے جنرل وسٹ ماکوٹ کو مدد کرنیکے
لا بھیجا۔ وہ فوراً پانچ ہزار فوج اور دو توپیں لیکر موقعہ پر پہنچگئے۔ اور شام کے قریب کالم کو اپنے
کیمپ میں لے گئے۔ لاشیں اُسوقت نہ لائی جا سکیں۔ ہمارے طرف ۳۶ ویں سکھ پلٹن کا نامور
کرنیل ہاٹن جسنے ۱۶۔ نومبر کے معرکہ سرن پر بکمال شجاعت دکھائی تھی۔ اُنکا ایجوٹنٹ لفٹنٹ
اور گورہ رجمنٹ کے تین لفٹنٹ جملہ ۱۵ انگریز افسر قتل اور گورہ رجمنٹ کا ایک میجر۔ ایک کپتان اور
لفٹنٹ زخمی ہوا۔ گورہ پلٹن کے سپاہی اور نن کمیشنڈ افسروں میں سے ۲۲ قتل اور قبول البعض ۱۷
قبول البعض ۳۶ زخمی اور ۵۰ مفقود الخبر اور سکھ پلٹن کے تین قتل اور دو زخمی ہوئے۔ جنرل وسٹ
نے دوسرے دن لاشوں کو لانے کیلئے نہ جا سکے۔ سوموار کو گئے اور لاشیں لے آئے جنکو آفریدی
ت کر گئے ہوئے تھے۔ کالم کے افسر اور سپاہی جس بہادری اور ثابت قدمی سے لڑے وہ افسروں
قصانات سے ہی ظاہر ہو رہا ہے۔ پہلے خیال کیا گیا تھا کہ آفریدیوں کا بھی بہت نقصان ہوا ہوگا
تحقیق طور پر معلوم ہوا ہے کہ اُن کے صرف پانچ قتل اور چند زخمی ہوئے ہیں۔ اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے
نے علاقہ کی چپہ چپہ زمین سے وہ واقف ہونیکی وجہ سے وہ اِن لڑائیوں میں کیسے فائدہ میں رہتے ہیں
وسٹ ماکوٹ ۳۱ جنوری کو ۲۲ لاشیں لائے جنکو لانے میں ہمارا ایک گولندار قتل اور آٹھ
ہی زخمی ہوئے۔ تقریباً تین سو دشمن دکھائی دیئے۔ ۲۹ کے معرکہ میں ذکا خیل۔ اکا خیل۔ ملک دین خیل
۔ کامراد فجر خیل تھے۔ آخر الذکر چاون کے نائب جمرود کی جرگہ میں موجود ہیں۔ آفریدی ایک
گورہ کو پکڑے گئے تھے۔ جسے اُنہوں نے واپس پہنچا دیا ہے اور جتنا عرصہ اپنے پاس رکھا اُسکی کافی
مدارات اور تیمارداری کرتے رہے۔ پہلے خیال تھا کہ اِس معرکہ سے جرگہ کی کارروائی میں کوئی
نہ پڑیگا۔ مگر پولیٹیکل افسر کا بیان ہے کہ اِس سے آفریدیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اب وہ
کل شرائط قبول کرینگے۔ پاؤنیر کی رائے ہے کہ جرگہ کو منظوری شرائط اور اُن کی تعمیل کے لئے
خاص تاریخ سنا دیجائے اگر اُس تک فیصلہ نہ ہو تو پھر موسم بہار کی مکمل فوجکشی کی ابتدائی کارروائی
فوراً شروع کر دیجائے۔ لیکن اکثر اصحاب کی رائے میں غنیم سے اسقدر رعائت کرنا بھی اب سخت نقصان
مضر ہے۔ وہ ہر روز چھاپے مار کر اپنی طاقت کو مضبوط کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اُن سے
بجز دو رائفلیں دے دینے کی توقع رکھنا محض ہوس خام ہے اسوقت اور پہلے بھی صرف یہی
اختیار کرنی لازم تھی اور ہے کہ یا اُنکو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ یا اُنکی قطعی بیخکنی کیجائے
اِس آخری تدبیر سے اپنی اقتدار اور عزت کو قائم رکھنے کے سوا اور کوئی مادی فائدہ نہ پہنچیگا
ہم ایک ایسی قوم کو معدوم کر دینگے جو اِن فسادوں سے پہلے ہمکو قابل اور معتبر سپاہی بہم پہنچاتی تھی
ہے اور آئندہ بھی پہنچا سکتی ہے۔ بہرحال موجودہ مخلوط اور دوغلی پالیسی کو چھوڑ کر یا تلوار کو مستحکم پکڑ کر
سری ہاتھ کو جسمیں طمع اور لالچ لانیکے لئے اشرفیاں پکڑی ہوئی ہیں بیچا کر لینا چاہئے یا تلوار کو
م میں کر کے اُنکو محض لطف اور مدارا سے سیدھے راستہ پر لایا جائے۔ ۲۹۔ جنوری کے معرکہ میں
غنیم کو تیس رائفلیں اور کارتوسوں کی کچھ مقدار غنیمت میں ملی۔ اور جبتک یہ نیمدروں اور نیمے بروں
حکمت عملی کو نہ چھوڑا جائیگا۔ اُن کا پلڑا برابر اسیطرح بھاری ہوتا جائیگا ہم تیراہ کی فوج میں یعنے
علی مسجد۔ ممنائی۔ جمرود۔ بارا اور اُنکے ملحقہ علاقوں میں مقیم ہے۔ ۲۹ جنوری کو کل ۱۸۳۰۰ آدمی

تھے۔ جن میں سے ۵۰۰ بیمار تھے +

اِس تعداد میں سے ۶۹۰۰ گورہ۔ ۱۱ ہزار دیسی۔ اور ۳۶۰ کل درجوں کے انگریز افسر تھے۔ پشاور
چھاؤنی کی فوج اِس سے علیحدہ ہے۔ اُس میں تاریخ مذکورہ بالا کو ۶۷۵۰ آدمی تھے۔ پس پشاور
سے لنڈی کوتل تک ہماری ۲۵ ہزار فوج مقیم ہے۔ اور پھر بھی دشمن کے موسیٰ تک نہیں پکڑی جا سکتی
جس سے صاف ظاہر ہے کہ جسطرح زرگر سونیکو صاف کرنیکے لئے آگ میں ڈالتا ہے۔ اسیطرح اللہ میاں
ہماری کامل اصلاح کے لئے ہمکو پے در پے یہ خفتیں دلوا رہے ہیں +

سرحد کیلئے لوکھارٹ غالباً پرسوں (۹۔ فروری) کلکتہ سے پشاور پہنچ جائینگے۔ اور پہنچتے ہی
جرگوں کو قطعی شرائط جنکو پولیٹیکل افسر تین ٹک مکمل کر لینگے سنا کر ایک خاص میعاد چند دنوں کی
تعمیل کے لئے دیدینگے۔ اگر اُسکے اندر اطاعت نہ ہو گئی تو، مارچ کو غالباً پوری پوری فوجکشی کر دی جائیگی
مندرجہ بالا مضمون لکھا جا چکا تھا کہ خبر آئی ہے کہ جو قیاس ہمنے اوپر ظاہر کیا تھا وہ بالکل درست ہے
آفریدی اِس فتح سے نہایت سرمست ہو گئے ہیں اور اکثر اہل الرائے کا خیال ہے کہ اِن موقعہ پر
آفریدیوں سے صلح کر لینی باعث خفت ہے اور اگر وہ اب اطاعت قبول بھی کر لیں تو اُسے ہرگز منظور
نہ کیا جائے تاوقتیکہ اُنکو مدت العمر تک کفائت کرنیوالا سبق نہ دیا جائے۔ ورنہ علاوہ خفت سرحد پر
آئندہ ہمیشہ فساد ہوتا رہیگا +

پشاور میں یہ افواہ عام مشہور ہو رہی ہے کہ "سرحد پر الٹی گنگا بہنی شروع ہو گئی ہے۔ ذکا خیلیوں
نے سرکار کو الٹی میٹم (قطعی و آخری نوٹس) بھیجا ہے کہ ہم تمکو اپنی شرائط کی منظوری کیلئے
ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہیں۔ اِس عرصہ میں جرگہ بھیجکر ہمسے تصفیہ کر لو۔ وہ شرائط یہ ہیں۔ سرکار
ایک کروڑ روپیہ نقد۔ کوہی توپخانہ کی مکمل چھ باتریاں۔ ۱۰ ہزار لی مٹ فورڈ رائفلیں اور اس تعداد
کے جدید کارتوس اور گولہ بارود ہمارے حوالہ کرے۔ دریائے سندھ سے پرے اپنی حد
قائم کرے۔ اور اپنی نیک چلنی اور عدم مداخلت کی ضمانت میں بارہ پولیٹیکل افسر جنمیں سر رچرڈ اٹوانی
بھی شامل ہو بطور یرغمال ہمارے سپرد کرے" +

ظاہر ہے کہ یہ افواہ غالباً بالکل غلط ہو گی۔ تاہم اِس سے یہ پتہ مل سکتا ہے کہ جب سرحد پر ذکا خیلیوں کی
شورہ پشتی کی نسبت ایسے خیالات پھیل رہے ہیں تو خود اُن کے دماغ اسوقت کیا عرش معلے سے
بھی پرے کی خبریں نہ لا رہے ہونگے +

معاملات

یورپ و چین پر بحث کرتے ہوئے سول کا ولائتی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ "چین کو روپیہ قرض
دیکر اپنا رسوخ بڑھانیکی ہم تو ابھی تک صرف کوشش ہی کر رہے ہیں۔ مگر جرمنی کی بنک دلٹنی
نے ترکی گورنمنٹ کو قرض بھی دیدیا ہے۔ اِس معاملہ سے تعجب پیدا ہوتا ہے کہ عثمانیہ بنک نے جرمنی بنک کو اپنے ساتھ
کیوں شریک کیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ قسطنطنیہ میں جرمنی کا اقتدار اسقدر بڑھ گیا ہے کہ (انگریزی) عثمانیہ
بنک کو ایسا کرنیکے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اسکے برعکس چند کا قیاس ہے کہ دراصل جرمنی اور انگلستان
ایکدوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اور جو کچھ کرتی ہیں ایکدوسرے کی صلاح و مشورے سے کرتے ہیں۔ دونوں قوموں کی باہمی نظر
وکدورت پر لحاظ کر کے یہ قیاس بالبداہت لغو معلوم ہوتا ہے۔ جسدن قیصر نے پریسیڈنٹ ٹرانسوال کو مبارکباد
کا پیغام بھیجا تھا۔ اُسیدن سے دونوں ملکوں کے دلوں میں ایکدوسری کیطرف سے گرہ بیٹھ گئی ہے۔ یہ خیال صرف
اِسوجہ سے پیدا ہوا ہے کہ مسئلہ مشرق الاقصیٰ کے متعلق چند ایسے امور وقوع میں آئے جسسے کئی اشخاص کو جرمنی
اور انگلستان میں خفیہ معاہدہ ہونیکا گمان ہو سکتا تھا۔ مزید برآں اگر یہ درست بھی ہو تو کوئی تعجب نہیں ہمارے
دیکھتے دیکھتے اِس سے زیادہ حیرت انگیز اور غیر اغلب باتیں ظہور میں آ چکی ہیں ۱۸۷۸ء کی برلن کانگرس میں لارڈ
سالسبری بظاہر روسی مطالبات کی سخت مخالفت کرنیکے لئے انگلستان کیطرف سے نائب ہو کر گئے تھے۔ اور دنیا یہی
جانتی تھی کہ وہ روس کی پوری پوری مخالفت کرینگے۔ مگر اُس خفیہ معاہدہ کی نقل جو انگلستان نے کانگرس سے پہلے ہی
روس سے کر کے جملہ شرائط کا اُسمیں فیصلہ کر لیا تھا۔ لارڈ موصوف کی جیب میں پڑی ہوئی تھی۔ پس اسیطرح ممکن ہے
کہ روس و فرانس کے اتحاد سے انگلستان ایسا خوفزدہ ہو گیا ہو کہ اُسنے لڑائی سے بچنیکیلئے جرمنی کے ساتھ قرارداد کر لی ہو

جن لوگوں کو پس پردہ یعنی موجد سلطنت سے آگاہ ہونیکا دعویٰ ہے۔ اُنکا بیان ہے کہ جب جرمنی نے کیا شوق قبضہ کیا تھا اس سے کچھ عرصہ پہلے (غالباً مغربی افریقہ یا لائی نیل کے تنازعہ پر) فرانس اور انگلستان کے تعلقات ایسے کشیدہ ہو گئے تھے کہ کچھ

فساد الاحساء کے متعلق مزید خبر جو بہت کچھ اطمینان دلانیوالی ہے یہ موصول ہوئی ہے کہ دولت عثمانیہ نے کویت کی تمام مقامی (ڈپٹی کمشنری) پر مبارک الصباح کو مستقل کر کے شیخ قاسم بن ثانی کے برخلاف جو کویت پر فوجکشی کا عازم تھا مہم روانہ کردی جسپر شیخ مذکور جو "نہرین" کے مشہور معرکہ میں انگریز دوستوں کا دشمن تھا "مقطر" کو دولت علیہ کیلئے خالی کر کے بندر "منجایا" "شاربجہ" کو بھاگ گیا ہے - مگر فراری کی خبر پختہ نہیں - بصرہ میں افواہیں ایسی مشہور ہو رہی تھیں - لیکن اگر یہ درست بھی ہوں تو بھی ترکی حکام کی یہ فتح کسی مبارکباد کی مستحق نہیں - کیونکہ اگر مبارک آفندی کی روایت درست ہے، تو مبارک الصباح ایسے سفاک اور بے اصول غاصب کی حمایت میں شیخ قاسم اور شیخ یوسف آل ابراہیم ایسے مقتدر، غنی اور سب سے بڑھکر حق بجانب شیوخ کو بیگانہ بلکہ مخالف بنا لینا کبھی مستحسن نہیں خیال کیا جا سکتا - بہرحال چونکہ ایک غلطی ہو چکی ہے - ہم امید کرتے ہیں کہ حکام بصرہ اب ایسی غلطیوں سے جو شمال مغربی سرحد پر ہماری گورنمنٹ سے سرزد ہو رہی ہیں محترز رہکر علاقہ الاحساء پر پورا تسلط و اقتدار قایم کرنیکی کوشش کرینگے اور مخالفین میں آسانی سے باقی نہ رہنے دینگے کہ ہر وقت فتنہ و فساد کا اندیشہ دامنگیر رہے - جنگجو اور متوحش قبایل سے صرف دو ہی طرح نپٹا جا سکتا ہے یا انکو پیار و دلاسا سے ایسا رام کیا جائے کہ وہ مخلص رفیق اور معاون بنجائیں اور اسکے لیے صرف شفقت و مدارات ہی نہیں بلکہ یہ بھی لازمی ہے کہ انکو معاملات اور علاقہ میں کبھی مداخلت نہ کیجائے - اور یا انکو ایکدفعہ ایسی تنبیہ و گوشمالی کردی جائے کہ پھر انکو کبھی مقابلہ و فساد کی جرأت نہ پڑے - روس نے ترکستان میں یہی آخری حکمت عملی اختیار کی اور اسمیں اسکو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے - اگر روس یہی گورنمنٹ ہند کیطرح دھمکی و زخوشامد - دست اندازی و گریز کی مخلوط پالیسی اختیار کرتا تو اسے بھی خود سر ترکمانوں سے ایکدن کیلئے چین نہ ملتا - اور اگر ترک بھی ایسا رویہ اختیار کرینگے تو انکو بھی ہمیشہ ایسی ہی ترکتاز پیش آتی رہینگی - آزادی پسند قبایل کیلئے ان دونوں طریقوں کے سوا اور کوئی متوسط طریقہ سلوک اور برتاؤ کا نہیں ہو سکتا -

خلیفہ تعاشی کے پاس تین برس سے گل ۷۵ توپیں ہیں انمیں سے بڑی حجم کی کریب ۳۰ آٹھ کلدار اور باقی صاف نالی کی برنجی توپیں نہیں - یہ سب درویشوں کو جنرل ونگیٹ کی فوج - فتح خرطوم اور دیگر مقامات سے ملی ہیں - ابھی زمانہ میں خلیفہ عبداللہ کی پاس ۴۰ ہزار سے کچھ زیادہ بندوقیں جنمیں سے تقریباً ۲۲ ہزار ریمنگٹن قسم کی نہایت عمدہ عالتیں ہیں - ان اسلحہ میں سن گذشتہ ۹۶ء کے محاربہ میں لازمی طور پر کچھ کمی ہو گئی ہوگی مگر ایسا ہی یہ بھی احتمال ہے کہ فرانس اور حبش کی مہربانی سے درویشوں کو اسلحہ کی بہت کچھ امداد پہنچگئی ہوگی - درویشوں کی مصری فوج کا مقابلہ نہ کرنیکی جو وجہ عرصہ ہوا ابتدا مہم سوڈان میں ہنوز قیاساً ظاہر کر کے پہلے ہفتہ کے اخبار میں اسکا ضمناً اعادہ کیا تھا - اسکی تصدیق اب خود انگلستان کی ماہران فن جنگ سے ہو رہی ہے جنمیں سے اکثر نے اب بعینہ وہی رائے ظاہر کی ہے جیسا کہ ناظرین کو سررشتہ ذیل تحریر سے معلوم ہو جائیگا - یہ خبر بھی پچھلے ہفتہ لکھی گئی تھی - کہ سردار کچنر نے نامہ نگاران اخبارات کو اس بہانہ سے کہ باربرداری کمیاب ہے مہم کیساتھ جانیکی ممانعت کر دی تھی - جسپر تمام انگریزی اخبارات میں یکبارگی تہلکہ برپا ہو گیا تھا - ایک انیگلو انڈین اخبار کے نامہ نگار نے باربرداری کی کمیابی کو بہانہ کو محض فضول لکھا تھا - مگر پاونیر کا ولایتی نامہ نگار ۱۴ - جنوری کی چٹھی میں اس عذر کی معقولیت کو تسلیم کر کے چند وجوہات اور بھی تحریر کرتا ہے - اسکا بیان ہے کہ گو نامہ نگار اپنے خرچ سے جائینگے - مگر چونکہ چارہ بہت کم ہے - اسلئے جسقدر مقدار وہ اپنے جانوروں کیلئے خریدینگے - اسی قدر فوج کیلئے اور زیادہ قلت ہو جائیگی اگر سردار نامہ نگاروں کو خاص اسوقت زیادہ تر اسلئے سودان میں نہیں آنے دینا چاہتا کہ وہ علاقہ مذکور کی ویرانی - فوجکی بے سروسامانی اور اسکی خسارات و مشکلات کو نہ دیکھ لیں اور سرکاری طور پر خیر و عافیت کی جو خبریں دیجاتی ہیں انکی قلعی نہ کھلجائے - انگلستان میں معتبر ذریعہ سے خبریں پہنچی ہیں کہ سردار اسوقت عجب مشکل میں گرفتار ہے - مصری فوجوں میں (جنکی تعداد وادی حلفہ کے جنوب میں تقریباً ۱۸ ہزار ہے) رسد کی کمیابی سے بہت ابتری پھیل رہی ہے - انکو بمشکل اسقدر راشن ملتا ہے جو صرف کو کفایت کرے - آرام و آسایش کا نام نہیں حتی کہ نیچے بچھانیکے لئے کمبل تک نہیں - ان باتوں سے فوج ایسی شکستہ دل اور ناراض ہو رہی ہے کہ وہ ایسے سخت اور قوی دشمن کا جو اپنے ملک و مال اور آزادی کے لئے سربکف ہو کر لڑنے پر تیار ہو ہرگز مقابلہ کرنیکے قابل نہیں ہے - خلیفہ کے پاس متمہ اور ام درمان کو درمیان ۷۰ ہزار فوج ہے - اور متمہ کی نہایت ہی اہتمام سے حفاظت اور مورچہ بندی کی گئی ہے بڑی دقت قریب ایک شخص نے بچشم خود ۱۰ ہزار درویشوں کی کمک کو وہاں جاتے دیکھا تھا - اور ابھی اور کمک وہاں پہنچنے والی تھی (۱۹ - جنوری کی خبر ہے کہ متمہ میں ۲۰ ہزار درویش جمع تھے - اڈیٹر) پس ظاہر ہے کہ حالت نہایت ہی مخدوش اور نازک ہو رہی ہے - ہمیں خلیفہ کی سپاہیانہ قابلیت کا حال معلوم نہیں - لیکن یہ ظاہر ہے کہ وہ بالکل نادان نہیں - اور کافی معقول ذہانت رکھتا ہے - پس اگر اوسنے اب اس موقع پر آگے بڑھنے کا عزم کر لیا - جسے اسکو کرنا چاہئے تو پھر مصری فوج کی تباہی میں بہت تھوڑا شبہ ہو سکتا ہے مگر یہ وہ اسی صورت میں کر سکتا ہے کہ فی الفور آگے بڑھ آئے - لیکن خوش قسمتی سے باغلب وجوہ وہ ایسا کرتا دکھائی نہیں دیتا) کیونکہ اسوقت کچنر کی فوج بہت لمبی پھیلی ہوئی ہے اور اسکی آمد و رفت کے راستے غیر محفوظ ہیں - اور کسی ایک جگہ اسقدر جمعیت سے جو اچانک اور ثابت قدمی سے کوئی حملہ کا مقابلہ کر سکے اور نہ فوج کو موجودہ متفرق و منتشر تعیناتی سے یکجا کر سکتی ہے کہ جس مقام پر حملہ ہو وہاں جلد کمک جمع کیجا سکے - ابتک کسی معرکہ میں ستماسیین کی طاقت و سامان نہیں پائی گئی - بلکہ ہر موقعہ پر مصریوں کی تعداد درویشوں سے کم از کم تگنی تھی - جب اسقدر تباہی عظیم ہونے پر بھی درویش چھکے چھوڑا دیتے ہیں تو کسی ایسے مقابلہ کے نتیجہ کا خیال کرنیسے جسمیں انکی تعداد مساوی ہو سخت لرز جاتی ہے - اور فی الفور رکسن پاشا مرحوم کی تہ تیغ شدہ فوج جرار کی تعداد ۱۲ ہزار کے قریب تھی جسمیں سے صرف ایک بچکر خبر لایا تھا - (اڈیٹر) کے مردہ سپاہیوں کی مہیب شکلیں ہماری نظروں میں پھر جاتی ہیں اور خود بخود ہمارے دلوں میں یہ القا ہو جاتا ہے کہ ویسی ہی کامل اکمل خوفناک دوسری تباہی سے بچو - اگر بعض لوگوں کا یہ قیاس درست ہے کہ خلیفہ کچنر کو آہستہ آہستہ جنوب کی طرف لاکر (اپنی بیس آف آپریشن سے الجیش سے) اسلئے بعید کر دیا گیا ہے کہ مناسب موقعہ تاک کر جبکہ کچنر غیر محفوظ حالت میں ہو اور بالخصوص جبکہ نیل کے اتر ہوئے ہوئے سے اگن بوٹ بیکار ہو رہی ہوں اسپر یکبارگی حملہ کر کے اسکو نیست و نابود کر دے تو پھر ظاہر ہے کہ بربادی کے سوا اور کوئی حشر نہیں ہوگا - ان اگن بوٹوں میں سے جنپر سردار کچنر کو اسقدر اعتماد اور جنسے اسکو بے انتہا مدد پہونچتی رہی ہے - وہ تو ابھی قلت آب کی وجہ سے بیت پر بیٹھ گئے ہیں - جنکر اگر اب بصد مشکل تیرا بھی لیا گیا تو بھی وہ پانی چڑھنے تک کسی مصرف میں نہیں آ سکتے

پس منجملہ دیگر وجوہات کے ایک یہ بھی بہت زبردست وجہ ہے کہ اسطرف کے واقعی حالت کو پوشیدہ رکھا جائے - یہ ماننا کہ خلیفہ خود انگریزی اخبار نہیں پڑھ سکتا - مگر ایسے شخص بہت موجود ہیں جو اسکو کارآمد اطلاع اور اگاہی سے مطلع کر سکتے ہیں - پس ظاہر ہے کہ مصری فوج کی کمزوری کا افشا ہماری حالت کے خطرات کو کم کرنیکی بجائے اور زیادہ بڑھا دیگا - پس اخبار نویسوں کو موزہ صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے - خدا نے چاہا تو یہ اخفا کی ضرورت جلد رفع ہو جائیگی - کچنر کے پاس جو کسی عجیب وجہ کی باعث جسکو ظاہر نہیں کیا گیا - ابھی تک وادی حلفہ میں ہی مقیم ہے کمک (یعنی وہ انگریزی پلٹنیں جو عجیب تعجیل کے ساتھ اسکی مدد کو روانہ کی گئی ہیں) پہونچ لینے دو - پھر اس رازداری اور تشویش کا اس طرح صرف رازداران اور واقفکاران تک ہی محدود رہیگا - خاتمہ ہو جائیگا - مجھے یہ امید بڑھ یقین کے ساتھ ظاہر کی ہے - مگر حالت فی الواقع ایسی نازک ہو رہی ہے کہ ممکن ہے، اس خفا کے تم تار پہنچنے سے پہلے ہی تمکو تار کے ذریعہ سے وہ مہیب خبر پہونچ جائے جسکا ہر وقت دغدغہ لگا رہتا ہے"

اسی اخبار کا مصری نامہ نگار ۱۹ - جنوری کو لکھتا ہے کہ متمہ میں ۲۰ ہزار درویشوں میں نہیں سے نصف رائفلوں سے اور باقی تلوار اور برچھیوں سے مسلح ہیں - مگر کہلے میدانکی لڑائی میں یہ برچھی والے بلا سے بدتر سامان سے کم نہیں - اور سب سے خطرناک وہی ہوتے ہیں - انکے مدمقابل خواہ اوسنے کتنی زیادہ فوج ہو وہ جان کو ہتھیلی پر رکھے بلا تحاشا بجلی کیطرح جھپٹے آتے ہیں اگر قریب پہونچنے تک انکو گولیوں سے ہلاک کر دیا گیا تو فبہا - ورنہ جب قریب پہونچگئے تو پھر غنیم کو قتل یا زخمی کئے بغیر نہیں چھوڑینگے - برچھی والا خواہ ایک ہو یا ہزار ہوں وہ اسکے سوائے اور کوئی دوسری بات جانتے ہی نہیں کہ خود مر گئے یا دوسرے کو جا مارا -

اخبارات کے نامہ نگاروں کی نسبت آخر گورنمنٹ انگلشیہ نے باستصواب اسردار کچنر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ریل کے انتہائی سٹیشن تک جو ابوحمد سے ۳۰ میل جنوب میں ہے بے روک ٹوک جا سکتے ہیں مگر اس سے

آفریدیون کی نسبت عربی اخبارات ایک حیدرآبادی کی سنہ پر لکھہ رہی ہین کہ اونہون نے اپنے قابل جنگ مردون کو چار جماعتون مین تقسیم کر رکھا ہے پہلی جماعت مین وہ لوگ ہین جو فوجی قواعد سے بخوبی واقف اور اسلحہ جدیدہ سے مسلح ہین - وہ دنکو لڑائی اور رات کو آرام کرتے ہین - دوسری جماعت ترکی باشی بزدقون (بیقاعدہ فوج) کے مشابہ ہے - وہ رات کو پہرہ دیتی اور دنکو لوٹ مار کرتی ہے - تیسری جماعت جنگ کنندہ لشکر کو خوراک کارتوس وغیرہ بہم پہونچاتی ہے - اور جو لوگ قتل یا زخمی ہوتے ہین اونہین فی الفور میدان جنگ سے دور اٹھا کر لیجاتی ہے - چوتھی جماعت اسباب غنیمت اور مقامات مفتوحہ کی حفاظت کرتی ہے -

مقدونیہ کے قصبہ کوتشانا مین سرکاری حکام کو اسلحہ - بندوقون اور ڈائنامیٹ کا عظیم الشان ذخیرہ دستیاب ہوا ہے - جسمین بعض شریر النفس جمع کر رہے تھے - وہ سرکاری دورہ کے پہنچنے سے پہلے ہی مفرور ہوگئے - بابعالی نے تفتیش کیلئے جنرل محمد شاکر پاشا کو مقام مذکور مین بھیجا ہے -

سنگاپور سے بتاریخ ۲۱ - رجب ۱۳۱۵ھ **ثمرات الفنون** کا نامہ نگار جو مشہور و معروف سید سیف الدین صاحب یمنی ہین لکھتا ہے کہ "حکام کی مستعدی سے چینی مفسدہ دبگئے ہین - اور کوئی بلوہ ہونے نہین پایا - لیکن فتنہ پردازون کے دلونمین کینہ برابر باقی ہے اور وہ مناسب موقعہ کی تاک مین ہین" یہی نامہ نگار جاوا وغیرہ مین عربون پر ہالنڈیون کے مظالم کے متعلق مزید تحریر کرتا ہے کہ "جب کوئی نیا عرب جزایر سوماٹرا جاوا کے قصد سے وطن سے سنگاپور کو آتا ہے تو پولیس قونصل اسکے اسوقت تک پاسپورٹ (پروانہ راہداری) نہین دیتا - جبتک کہ اُس مقام کا کوئی شخص جہان وہ جانا چاہتا ہو اُسکی ضمانت نہ دیدے - اِسکے بعد اوسے ہندوستان کے جزایر پیشہ اقوام کے پروانہ ہائے راہداری کی طرح راستہ کی تشریح کے ساتھ پروانہ دیا جاتا ہے - اگر وہ شامت اعمال سے مندرجہ راستہ سے ذرا بھی تجاوز کرے تو اوسے قید یا ملک سے خارج کر دیا جاتا ہے - حالانکہ عربون کے طفیل ہی اِن جزایر سے وحشت دور اور تہذیب قایم ہوئی - اور ان اول عرب وارد ین کی اولاد تمام علاقہ کی مالک اور فرمانروا بنگئی تھی - جنسے بتدریج دغا و فریب سے ہالنڈیون نے ملک لے لیا - موجودہ عرب جو ڈچون کے مظالم مستوعبہ اور شدائد گوناگون کے شکار ہو رہے ہین - صرف علاقجات حضرموت - یمن اور حجاز کے باشندے ہین - وہ اول اول گیارہوین صدی ہجری مین اسطرف آئے - اور متقدمین کے باقیماندہ املاک کے علاوہ نئی جایدادون کے مالک ہوگئے - وہ سب کے سب دولت عثمانیہ کی رعیت ہین - کیونکہ یمن اور حجاز کا دولت علیہ کے تابع ہونا تو محتاج بیان نہین - باقی رہا حضرموت - وہ بھی ایک طرح سے اوسی کی حمایت مین ہے جسکی کیفیت اور تاریخ جس سے اکثر مسلمان ناواقف ہین پھر تحریر کرونگا"

اسجگہ ہم نامہ نگار موصوف کی مراسلت کو قطع کر کے ضمناً یہ افسوس ظاہر کرنیسے باز نہین رہ سکتے کہ اگر ڈچ حکومت کے اعمال ننگ تہذیب و شائستگی ہین تو دولت عثمانیہ اسکی محکمہ خارجیہ اور بالخصوص قونصل متعینہ باٹیویا سعادتلو کامل بک آفندی کی لاپروائی اور غفلت بھی کسی طرح مجرمانہ درجہ سے کم نہین - اور یہ ایسی سہل انگاری بلکہ رعایا فروشی اور حقوق فراموشی ہے کہ فتح یونان ایسی ہزار فتحین بھی اُسکی تلافی نہین کر سکتین -

امیر المومنین یا اونکے وزیر خارجیہ ہز اکسلینسی توفیق پاشا کو (کم از کم اسوقت) ہرگز دیگر یورپین فرمانروایون اور انکے وزرای خارجیہ سے زیادہ تفکرات اور تردوات لاحق نہین ہین اور اگر بفرض محال ہون بھی تو کیا بھی شان خلافت عظمے اور منصب وزارت و نظارت جلیلہ خارجیہ ہے کہ اپنی مسلمان رعیت کو بالکل بھلا دیا جائے - اور انکی کبھی بھولے سے بھی خبر نہ لیجائے - شاہنشاہ جرمنی تو جسے محض دنیاوی بادشاہی کا دعوی ہے دو جرمنونکے مارے جانے پر چین کی کایا پلٹ کر دی اور خلیفۃ المسلمین اپنی لاکھون رعیت کی بربادی پر بھی خبر نہون اگر ہمارے موجودہ وزیر خارجیہ لارڈ سالسبری یا اونکے متقدمین - اِس سے ہزارون حصہ بھی لاپروائی برتتے تو سلطنت انگلشیہ کو یہ اقتدار حاصل ہونا تو درکنار خود انگلستان کا بھی آج وجود نہ دکھائی دیتا - ٹرکی کو بھی اِس غفلت کی بدولت کچھ کم نقصان نہین اُٹھانے پڑے - بلکہ ابتک اُٹھا رہی ہے - مگر یہ تعجب ضرور ہے کہ یہ غفلت تو اِس سے بہت زیادہ سزا کی مقتضی تھی جس سے وہ یقیناً محض تائید ایزدی کے سہارے بچتی چلی آئی ہے - لیکن اگر یہی حال رہا تو تا بکے - آخر ایک دن بھی خوفناک حشر ہوگا جسکا مختصر سا خاکہ عرصہ ہوا ایک ایرانی البہبودان "سلطنت عثمانیہ اور اسکی اندرونی حالت" مین تحریر کیا تھا - معلوم نہین سید یوسف الدین صاحب مفتی ان عربوں کو رعیت سلطانی ہونا فخریہ لکھا ہے یا کہ رجال امور کو غیرت دلانیکے لیے؟ اگر انکا منشا آخر الذکر ہے تو اس سے ایسے انکو غالباً اپنے مدعا مین کبھی کامیابی نہین ہوگی - صاحب ممدوح آگے چلکر تحریر فرماتے ہیں کہ ہالنڈی محض مذہبی تعصب سے عربون کو یہ اذیتین پہونچاتے ہین اور اسی تنگ خیالی سے وہ تھوڑے عرصہ سے ایسے لوگونکو جو علم و فضل مین مشہور ہون - قطعاً اپنے علاقہ مین داخل نہین ہونے دیتے - اسکی مثال مین وہ سید علوی بن عبد الرحمن حضرموت کے مشہور فقیہ کا واقعہ درج کرتے ہین جو صفر ۱۳۱۵ھ مین سنگاپور پہونچے اور گو جاوا کے رئیس اعظم تمام معززین کی اونکی ضمانت دی مگر حکام نے انکو داخل ہونیکی اجازت نہ دی - اور جب وہ اپنے لوگونکی تحریر پر بلا پاسپورٹ جو ایکدفعہ دیکر واپس لیا تھا جاوا کو گئے تو جہاز سے اُترتے ہی نظر بند کر دیے گئے -

وہ مذہبی تعصب کی ایک اور عجیب مثال یہ دیتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا ایک چینی مسلمان ہوگیا اور اُسنے اپنی چوٹی کٹوا ڈالی - جسپر حکومت نے اوسے دو مہینے قید کر دیا - اور الزام یہ لگایا کہ چونکہ سرکار نے ہر چوٹی پر (جو ہندو اور کیطرح چینی بھی ضرور رکھتے ہین - فرق صرف یہ ہے کہ ہنود کی چھوٹی اور اُنکی بہت لمبی ہوتی ہے) ٹیکس لگایا ہوا ہے - یہ شخص چوٹی کٹوا دینے سے سرکاری خزانہ کی حق کو غصب کرنیوالا ہوگیا ہے -

یہ حالات ہم باشندگان ہندوستان کو جاسی لیے پ کی ایک عیسائی مگر مدبر - آل ندیش - رعیت پرور اور نیک نیت قوم اور حکومت کی تابع فرمان ہین - الفضیلۃ کرفسانے معلوم ہوتے ہین - لیکن یہ حق الامر ہے کہ نامہ نگار نے اِنکی بیان کرنیمین مبالغہ سے مطلقاً کام نہین لیا - بلکہ بغرض اختصار وہ اُنکی پوری کیفیت تک نہین بیان کر سکا - مگر پھر بھی وہ ہولنڈیون کے جبر و ستم کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت کرنیکی لیے کافی ہین کہ مسلمانون کی سب سے سربرآوردہ اور ترقی یافتہ قوم یعنی ترکون کو بھی ابھی اپنے ہمسایہ یورپین قومونسے جو الوطنی اور قومی ہمدردی کے متعلق جو کچھ قت مسلمانونکا خاصہ رہکر اب عیسایونکا وصف لازمی ہو رہی ہین بہت کچھ سیکھنا باقی ہے -

---

امیر المومنین کے سالگرہ ولادت پر مصر کے چند اکابر علما نے بھی فرداً فرداً مبارکباد کی تار قصر یلدیز سراے کو روانہ کیے - جن کے جواب مین دربار یون نے خلیفۃ المسلمین کیطرف سے اونکا شکریہ ادا کیا - مگر حسب معمول اِس سال بھی وہان حکومت مصر یا رعایا کیطرف سے کوئی پبلک جلسہ نہ کیا گیا - اِسپر وہان کا ایک اخبار تیجو کونکی مخالفت کیلیے مشہور ہے خدیو مصر - دولتلو غازی مختار پاشا - اور محبان خلافت مصری اخبارون کو بتاریخ ۱۶ شعبان خوشی کی جلسے نہ کرنے پر سخت ملامت کرتا ہے - مگر اُسکی یہ ملامت اِسلیے نہ تھی کہ اوسے سلطان المعظم سے کوئی اخلاص ہے بلکہ محض یہ جتانے کے لیے کہ شکست یونان کے بعد تمام مصرمین ٹرکی کی فتح و نصرت پر جو عام خوشی کی گئی تھی وہ عارضی تھی - اَب خدیو یا مصریون کو کوئی محبت نہین رہگئی حالانکہ یہ اسکی صریح غلطی ہے - المؤید لکھتا ہے کہ "مصر مین سالگرہ ولادت پر پہلے کبھی سرکاری یا نیم سرکاری طور پر خوشی کا اظہار نہین کیا گیا - البتہ سالگرہ تخت نشینی کے موقع پر حکومت مصر نیم سرکاری طور پر احتفال کرتی ہے - خدیو اعیان و امراء اور وکلاء دول کو پر تکلف دعوت دیتے ہین اور خدیویہ محل مین چراغان کیجاتی ہے - دولتلو غازی مختار پاشا اپنے محل اقامت مین رسمی طور پر جشن عظیم کرتے ہین اور محب وطن اخبارات خلیفۃ المسلمین کے کارنامون کو فخریہ درج صحیفہ کرتے ہین - مگر جشن ولادت کبھی نہین کیا گیا گو ہماری دلی تمنا ہے کہ وہ کیا جائے - اور ہم اس مخالف اخبار کے مشکور ہین کہ اوس نے ہمکو ہماری فروگذاشت سے واقف کر دیا ہے" اِس کے بعد یہی اخبار لکھتا ہے کہ جشن جلوس بھی غازی مختار پاشا کی رونق افروزی کے پہلے نہین ہوتا تھا - جب غازی ممدوح نے اول مرتبہ اپنے محل مین جشن کیا تو توفیق پاشا مرحوم نے بھی اونکی تقلید کر کے اپنے متبوع اور سرتاج کے جلوس کا جشن خدیویہ محل مین کرنا شروع کر دیا - اور آہستہ آہستہ اِس جشن اور خوشی کا دایرہ وسیع ہوتا گیا - حتی کہ جنگ یونان کے بعد مصر کا کوئی قریہ یا موضع ایسا نہ تھا - جہان دہم دہام سے جلسے

- بقیہ بر صفحہ ۱ ستون ۲ -

مراسلات

اشتہارات کی بے اعتباری

جناب ایڈیٹر صاحب!

حسب دستور ایک تحریر ارسال خدمت ہی درج فرماکر مشکور فرمایئے۔ اور آپ اپنے فرائض منصبی کو ادا فرماکر اسپر ریمارک مناسب کیجئے۔ چونکہ آپ میری منشا کے خلاف ریمارک کر چکے ہیں۔ امید نہیں کہ آپ اُمید کے موافق خیال فرمائیں اور اس لئے مجھکو اور پرچہ میں بھی بھیجنا پڑیگا۔ وھوھذا (اشتہارات کی بے اعتباری)، اسی عنوان سے ہر دلعزیز پرچہ وکیل کے نمبر ۴۴ مطبوعہ ۱۰- جنوری ۱۸۹۸ء میں محمد حسین صاحب شوق اٹاوی کیجانب سے اشتہارات کی کذب بیانی اور مالکان اخبارات کی عدم توجہی ولاپروائی کی نسبت ایک تحریر شائع ہوئی ہے۔ ہمکو تعجب ہی کہ ایڈیٹر صاحب نے ذاتی نفع ملحوظ و مدنظر رکھکے خلاف امید اور پبلک خیرخواہی وعامہ خلائق کی نفع رسانی کے تخالف میں آسپر ریمارک کیا ہی۔ یہ ضرور ہی کہ مشتری کو ذاتی اطمینان کے ساتھ کسی دوا کو طلب کرنا چاہیئے۔ اور اُس کے صدق وکذب کا ذمہ وار خود مشتری کہا جاسکتا ہے۔ مگر جب اخبارات نفع رسان پبلک وباعث ترقی ملن اور مارل و پولیٹکل قرار دی گئی ہیں اور بالعموم اُن کی ذات ملک اور قوم کے ہر ایک اعلےٰ وادنیٰ افراد کے لئے مصلح وریفارمر گردانی گئی ہے۔ اور خود اخباری دُنیا اپنے کو باعث ترقی ملک وتجارت وصنعت اور بہبودی خواہ خلائق کہتی اور اپنی زبان سے اقرار کرتی ہے۔ تو کیا یہ کہنا بیجا ہوگا کہ بنظر خیرخواہی پبلک جہانتک ممکن ہو ذاتی تصدیق سے شائع کئے جائیں اور کم از کم یہ تو ہر حالت میں ممکن ہی کہ جنکی اشتہارات کی تکذیب دغابازی اور غلط بیانی معلوم ہوچکی اور ثابت ہوگئی ہو اُسکے طبع سے تو دست برداری کیجائے اور تھوڑا نقصان پبلک کی خیراندیشی میں گوارا کیا جائے اور اُسکی تکذیب وغلط بیانی کا اعلان بذریعہ اخبار دُوسرے اخبارات و پبلک کو کیا جائے تو یقیناً کسی قدر انسداد وعلاج اس بھرمار دروغگو اشتہارات کا اس طریقہ سے ہوسکتا ہے ورنہ مصلح قوم وملک وریفارمر پبلک بننا وباعث ترقی وبہبودی ملک ورعایا کہلانا اور اعتراف کرنا محض زبانی جمع کہا جائیگا۔ اور اخبارات میں بڑی بڑی ڈینگ مارنا اور عملاً کچھ نہ کرنا اشتہارات دروغگو سے زیادہ وقعت رکھنے کے لائق نہیں۔ دوست احباب سے عموماً شکایت سُننے کے علاوہ ہمکو خود ذاتی تجربہ اشتہارات کی غلط بیانی کا ہوا ہے۔ اور حال میں مخدوم ومکرم مولوی غلام محی الدین صاحب مددگار مال علاقہ عالی جناب مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر نے "منجملہ چند ادویات اشتہاری کے موسومہ نیا خضاب:- جسکے مشتہر بمبئی میں ہیں۔ اور انہوں نے اخبارات میں اعلان کرنے کے ماسوا خاص طور سے اشتہارات تقسیم کئے ہیں۔ اور بہت لمبی چوڑی تعریفیں اور بڑے بڑے دعوی اور ذمہ داری کے ساتھ طبع کرایا گیا ہے" ذریعہ قیمت طلب پارسل کے طلب فرمایا۔ اور تقریباً پانچ روپیہ کلدار کے صرف ہوئے۔ مگر جتنے دعوی مشتہر صاحب نے کئے ہیں سب لغو اور جتنی تعریفیں کی گئی ہیں سب غلط وبے بنیاد ثابت ہوئیں۔ کوئی دعوی تکذیب سے خالی نہیں پایا گیا۔ اُنکا دعوے ہے کہ فوراً بال سیاہ کردینے کے علاوہ پائداری چھ ماہ تک ہی اور بال مثل ریشم کے نرم اور صاف رہتے ہیں اور جلد پر دھبہ نہیں آتا ہے۔ اگر ماہواری لگایا جائے تو کھونٹیاں بھی سیاہ نکلتی ہیں۔ بدبو نام کو نہیں۔ مثل تیل کے لگایا جاتا ہے۔ مگر مولوی صاحب ممدوح کی تحریر نے ثابت کردیا ہے کہ مشتہر کی تحریر واعلان سرتاپا غلط ولغو ہے اور دعوی کی عشر عشیر بھی تصدیق نہیں ہوتی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ فطرت سے کسقدر فریب دہی وکذابی کا دل دیا گیا ہے۔ اور ایسے مشتہروں کو پبلک کے سامنے اسقدر دھوکہ دہی سے حجاب وشرم بھی نہیں آتی۔ اور اپنے دعوی کی تکذیب کا ذرا بھی خیال نہیں آتا۔ باوجودیکہ دن میں چھ سات مرتبہ مثل ترکیب مرسلہ مشتہر صاحب کے خضاب استعمال کیا گیا۔ مگر فائدہ کا نام نہیں۔ بال سخت اور نہایت بدشکل ہوجاتے ہیں۔ اور کسی قدر سیاہی مائل رنگ ہوجاتا ہے۔ وہ بھی متعدد بار کے لگانے سے۔ بدبو ایسی کہ خدا کی پناہ

اور جلد سیاہ ہوجاتی ہے۔ ہم بنظر رفاہ پبلک کو اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے اشتہاری خضاب سے اجتناب کریں۔ اور ایسے خضاب پر مولوی صاحب موصوف کے تجربہ کے موافق لعنت بھیجیں +

معزز ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں التماس ہی کہ اسپر ضرور آپ اپنی رائے کا اظہار کیجئیگا یہ میری تحریر جو سراسر نفع رسان خلائق ہی اور اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو اخبارات کے لئے مفید اور نفع بخش ہی۔ اور مجھکو امید ہی کہ ایڈیٹران ومالکان اخبار تحریر ہذا کی عزت افزائی فرماویں اور جن اشتہاری ادویہ کی غلط بیانی وکذابی معلوم ہو اُس کی اطلاع پبلک کو ذریعہ اپنے اخبار کے وقتاً فوقتاً کرکے بہی خواہ پبلک کا پیارا وہر دلعزیز ودلکش لقب حاصل کیا ہوا ہاتھ سے جانے نہ دیں +

خیراندیش پبلک سید محمد عبدالرزاق ضلع ڈی علاقہ پیشکاری از حیدرآباد

سورج گرہن

سورج گرہن دیکھنے کے لئے نواب مدارالمہام بہادر معہ سٹاف اسپیشل ٹرین پر بمقام ویجر ایک روز قبل یعنی ۲۳- جنوری تشریف لے گئے تھے اور سکندرآباد سے معزز یوروپین کی ایک جماعت علیحدہ کی گئی تھی۔ مسٹر ملوڈ ریزیڈنٹ بتقریب دورہ اورنگ آباد میں تھے اور کنٹرولر جنرل بھی بوجوہات بحصول رخصت بھلرگہ وغیرہ میں تھے۔ ان لوگوں نے بھی شرکت کی۔ نواب صاحب ممدوح دوسرے روز واپس ہوئے۔ پٹیہ میں رونق افروز ہیں۔ حضور نظام نے گرہن کے روز چند قیدی رہا کئے۔ اور لکھو کھا روپیہ خیرات تقسیم کی اور غربا کو نئے کپڑے دیئے گئے اور کھانا بھی پخت ہوکر تقسیم کیا گیا۔ ہزارہا روپیہ سونا چاندی کے ٹکڑے بھی تقسیم ہوئے۔ دکھن میں چھٹوں حصہ کے قریب باقی رہگیا تھا۔ ۳/۴ ۱/۱ بجے شروع ہوا تھا۔ ۱/۲ ۱ بجے کے بعد سے چھٹنا شروع ہوا تین بجے بالکل صاف ہوگیا۔ عموماً خیال کیا گیا کہ اندھیرا ہوجاویگا اور ستاری دکھائی پڑینگے مگر سب غلط ٹھہرا۔ دھوپ کی تیزی باقی نہیں رہگئی تھی ایک قسم کی تیرگی دھوپ میں معلوم ہوتی تھی۔ اسکے فوٹو لینے اور تجربات حاصل کرنے کے لئے برٹش گورنمنٹ نے لاکھوں روپیہ کا سامان خریدا اور یورپ سے منگایا ہے اور اس خاص کام کے لئے مدراس پریذیڈنسی کو انتخاب بنایا گیا ہے۔ اور ہماری نظام گورنمنٹ نے لاکھوں روپیہ صرف کرکے غربا کو مالا مال اور فقرا ومساکین کو نہال کردیا +

۲۹- کو رویت ہلال ہوئی۔ بوجہ رمضان شریف تمام دفاتر سرکار عالی جاگیرات کا وقت تبدیل ہوکر صبح سات بجے سے ۱۲ بجے تک علی العموم قرار پایا ہے۔ اب ہفتہ میں تین مرتبہ مجلس امرا ہوتی تھی یعنی ایک روز ناغہ کرکے اجلاس ہوتا ہے۔ ہنوز تخفیف نافذ نہیں ہوا۔ جسکا بالعموم انتظار ہے

شیخوپورہ میں

ماہ اگست ۱۸۹۷ء سے یہہ خبر عوام میں مشہور تھی کہ کافشی جو شوجیو کے مندر میں ایک پتری سنہری اکاش (آسمان) سے اُتری ہے جس میں لکھا ہے کہ ۲۹- جنوری ۱۸۹۸ء مطابق ماگھ سدی سات ۲۲- گھڑی رات گئے اندھیری اور زلزلہ آکر کل پاپی مرجاوینگے۔ گیارہ گھڑی بھونچال رہیگا۔ ست جگ لگ جاویگا۔ چکرواتے راجا پیدا ہوگا وغیرہ وغیرہ +

جون جون یہ موقعہ نزدیک آتا گیا۔ جہلا ہراساں ہوتے گئے۔ شیخوپورہ میں کل صبح ۲۹- جنوری سے لوگوں میں بڑی تشویش پھیلی اور اس پہلی خبر پر طرح طرح کے خوفناک حاشیے چڑھنے لگے + کوئی کہتا تھا ۱/۱۰ آدمی رہ جاوینگے باقی سب فنا ہوجاوینگے۔ میں نے گلیوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھا کہ نہایت سراسیمگی سے آسمان کی طرف مُنہ کرکے کہتے تھے کہ خدایا اگر ہمکو ایسے مار دینا تھا۔ تو پیدا کیوں کیا تھا۔ خصوص اہل ہنود میں زیادہ تشویش پھیلی ہوئی تھی۔ لوگوں نے چندہ کرکے اہل ہنود نے رت جگا کیا مسلمانوں نے نیاز وغیرہ دی +

رات کو بہت کم لوگ یعنی فیصدی پانچ ایسے نہیں ہونگے جو اطمینان سے سوئے ہوں ساری رات خوف زدہ ہوکر عام لوگوں نے جاگ کر گذاری۔ اور مویشی بھی میدانوں میں باندھے۔ خود بھی معہ زن وبچہ چھت دار مکانوں سے نکلکر صحن مکانوں میں سردی سے ٹھٹھرتے رہے۔ اور بعض اہل

نے تو یہانتک کمال کیا کہ جسقدر زیور و نقدی وغیرہ تھی وہ تو اپنے سینے سے لگا کر سوئے اور مال اسباب صندوق وغیرہ صحن میں رکھدیئے۔ اور ایسی ایسی وحشت ناک خبریں اڑتی تھیں کہ بڑے بڑے مستقل مزاج اپنے آپ کو کھلانا چاہتے ہیں۔ انکا چہرہ بھی اداس نظر آتا تھا +

مندروں میں اور مسجدوں میں دعائیں رات بھر مانگی گئیں۔ بارے یہ رات قابل یادگار خدا خدا کر کے کٹی اور صبح ہوئی۔ لوگوں کی جان میں جان آئی اپنا آپ سنبھالا مال اسباب ٹھکانے لگایا۔ اب اس دہشتناک خبر اڑانے والے کو لوگ برا بھلا کہکے کوس رہے ہیں۔ کیا گورنمنٹ عالیہ ایسی خبر اڑانے والے کی نسبت کوئی نوٹس نہ لیگی۔ اور وہ چالاک ایسی بیہودہ گپیں چلا کر خلق خدا کو ہراساں کریگا۔

پچھلے ہفتہ سورج گرہن کے موقعہ پر بھی افواہ اڑا تھا کہ اندھیرا گھپ ہو جاویگا اپنے اپنے مال و جان کی لوگ حفاظت رکھیں۔ اسپر بھی بہت لوگوں نے اس روز مال مویشی بھی باہر نہیں چھوڑا تھا۔ اور خود بھی گھروں سے باہر نہیں نکلے تھے +

موجودہ زمانہ عجیب زمانہ ہے۔ کیا پہلے سے لوگ سنسنت اعتقاد ہو گئے ہیں یا واقعی قیامت قریب ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی خبریں اڑانے سے یار لوگوں کا کیا منشا ہے +

بطرائچ شہر ملک اودھ کا ضلع ہے۔ اور کھلا آباد ہے۔ شہر کے بیچ میں ایک تالاب نہایت خوبصورت پختہ بنا ہے۔ بازار و گلی کوچہ سب کشادہ و صفا ہیں۔ پرانے مسلمان غازیوں کے مزار جا بجا بنے ہیں۔ شہر کے باہر زیارت حضرت سید سالار صاحب شہید کی بہت مشہور و معروف ہے۔ جہاں ہر روز ہندو مسلمانوں کا میلا لگا رہتا ہے۔ دور دور سے لوگ یہاں آتے ہیں۔

۲۵۔ جنوری کو لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی یہاں پر رونق افروز ہوئے تھے۔ روشنی کا انتظام بہت کچھ کر رکھا تھا۔ لیکن صاحب ممدوح نے منع فرما دیا تھا + اس شہر میں زیادہ تر مسلمان باشندے ہیں۔ اور اس ضلع کے متعلق کئی بڑی بڑی جاگیریں چھ چھ لاکھ تلک کی ہیں جن میں سے بڑی جاگیر نان پارہ کی کہلاتی ہے + اور ان جاگیروں کے مالک تاجا کہلاتے ہیں چاول اس طرف زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن عمدہ نہیں ہوتے +

(نامہ نگار)

منقولات

جرمنی اخبارات کی رائے سرحدی مہم پر

مفصلہ ذیل رائے سرحدی لڑائی کے متعلق میونخ کا اخبار نیوسٹ نیشیٹس شائع کرتا ہے :۔ انگلستان کی بڑی سے بڑی فوج کو جو ڈیوک آف ولنگٹن کے زمانہ سے آجتک انگریز کسی مہم پر لیگئے ہیں پوری ناکامی (اگر اسکو شکست فاش نہ کہا جاوے) ہونے میں اب کچھ شک باقی نہیں رہا۔ باوجودیکہ اس بات میں بڑی کوششیں کی گئیں کہ ان امور کے متعلق خموشی اختیار کیجائے اور انگریزی اخبارات نے یا تو بڑی رنگ آمیزیوں اور تاویلات سے اصلیت کو چھپانے کی کوشش کی اور یا اس سے بالکل انکار کر دیا کہ پچاس ہزار قواعد دان فوج جو انگریزی اخبارات کے نزدیک دنیا کی بہترین سپاہ کہلائی جانیکی مستحق ہے پندرہ بیس ہزار پہاڑی لوگوں کے مقابلہ سے ہٹ آئی۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ آخری زمانہ مراجعت میں ایسی بدنظمی اور ابتری ہوئی کہ خوفناک حادثات پیش آئے اور دشمن کو مدبرانہ جرأت پیدا ہوتی گئی اور وہ انگریزی پیچھے ہٹنے والی صفوں پر بڑی تندی اور جوش سے حملے کرنے لگا اور نقصانات عظیم پہنچائے۔ اسلئے اب اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس صدی کی سب سے زیادہ زبردست اور قابل فخر انگریزی سپاہ نے واپس آنے میں اسلئے جلدی کی کہ وہ اپنی سرحد میں پہنچکر قلعوں کی پناہ میں آجائے اور دشمن کی تاخت سے محفوظ رہے۔ نیز انگریزی وقائع نگاروں نے جو تار بھیجے ہیں ان میں بعضے نہایت خوفناک واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس سے پورے طور پر یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ مراجعت کے آخری زمانہ میں انگریزی سپاہ کی جنگی صفوں اور ترتیب میں بہت کچھ خلل آگیا تھا اور بڑی خوش قسمتی ہوئی کہ ایسی حالت میں قلعہ بالا صرف ایک منزل پر رہگیا تھا۔

یہ مہم تین مہینے تک جاری رہی لیکن اس تمام زمانے میں انگریزی فوج صرف تیس میل دشمن کے ملک میں جا سکی اور انگریزی جنگی عہدہ داروں کیلئے درحقیقت لوگ اسکو بہت ہی قابل افسوس نتیجہ سمجھتے ہیں۔ جو رائے ہمنے لکھی ہے اسکی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ آفریدیوں کی مہم میں سو سے زیادہ انگریزی افسر مقتول و مجروح ہوئے۔ اور انگریزی اور ہندوستانی سپاہ کے نقصان کی تعداد سولہ سو بیان کیجاتی ہے تاہم ان جانوں کا ضائع ہونا بالکل بے سود ٹھہرا ہے اور جو مقصد اور خاص غرض اس مہم سے مدنظر تھی وہ پوری نہیں ہوئی۔ یعنے پہاڑی باغی قومیں مغلوب نہیں ہوئیں۔ ملک میں امن قائم نہ ہو سکا نہ ان اقوام نے اطاعت قبول کی۔ یہ قومیں اب بعد ایک سخت جنگ کی پہلے سے زیادہ باغی اور سرکش ہیں اور بجائے عاجزی اور اطاعت اختیار کرنے کے حملے کرتی ہیں اور بالکل خوف نہیں مانتی۔ بلکہ قرب و جوار کی اور قومونکو سرکشی پر آمادہ کر رہی ہیں۔ وہ دھوم دھام کا اشتہار جو جنرل لاکھارٹ نے ابتدائے جنگ میں جاری کیا تھا بالکل بے اثر ثابت ہوا۔ بلکہ اس اشتہار کے پڑھنے کے بعد جب انگریزی فوج کی مراجعت پر خیال کیا جاتا ہے تو بالکل مضحکہ کی بات معلوم ہوتی ہے۔ اشتہار کا یہ فقرہ کہ آفریدیونکا انگریزی سپاہ پر حملہ کرنا گویا مکھی کا شیر پر حملہ آور ہونا ہے۔ شاید صحیح ہو۔ لیکن شیر قائم مزاج ثابت نہیں ہوا۔ بیشک ملک دشوار گذار تھا۔ لیکن ہر ایک پہاڑی ملک دشوار گذار ہوتا ہے کیا تیراہ کا ملک بوسنیا سے بھی زیادہ پہاڑی ملک ہے۔ آسٹریا کی فوج نے نہایت شوکت اور دبدبہ کے ساتھ اس ملک کو عبور کیا۔ کیا تیراہ ڈاملیشیا اور ہرزیگوینا سے بھی زیادہ سخت ملک ہے۔ گرینز اور مونا کے پہاڑوں سے بھی کیا تیراہ دشوار گذار ہے جسکا ذکر حال کی ترکی اور یونان کی لڑائی میں اکثر ہوا ہے +

اگر ملک کی دشوار گذاری اور فوج کا پہاڑی لڑائی میں غیر آزمودہ ہونا اس لڑائی کے ناکامی کی وجوہ نہیں ہیں تو حقیقت میں اس لڑائی کے خوفناک نتائج ضرور کئی گہری اسباب پر محمول کئے جائینگے۔ اور ہم آئندہ دوسرے مضمون میں ان اسباب کی تشریح کرینگے +

(از روزانہ دہلی)

CHAMBERLAIN'S COLIC CHOLERA & DIARRHOEA REMEDY

چیمبرلینس کولک کالرا اینڈ ڈائریا ریمیڈی ؛

(چیمبرلینس صاحب کی قولنج۔ ہیضہ اور پیچس کی دوائی)

(جو امریکہ میں بنائی گئی ہے)

نہایت عجیب دوائی اپنی قسم کی ہے جو تمام دنیا میں استعمال اور پسند کی جاتی ہے۔ تمام معدے کے دردونکو فوراً دفع کرتی ہے۔ قولنج۔ ہیضہ پیچش۔ ظہیر دوامی ظہیر۔ بچونکا ہیضہ۔ انتڑیونکی ہر قسم کی بیماریاں + قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ۔ بڑی بوتل دو روپیہ +

ہر جگہ روافروشوں سے مل سکیگی +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی

CHAMBERLAIN'S PIN BALM

چیمبرلینس پین بام ؛

(چیمبرلینس صاحب کی دوائی دافع درد)

(امریکہ میں بنائی ہوئی)

تمام دنیا میں ہر قسم کی درد کے فوراً دفع کر دینے کے لئے مشہور ہے۔ خصوصاً ہر قسم کی گھٹیا۔ کبر ابن۔ موچ۔ لنگراہٹ اور ورم کے لئے مفید ہے۔ زخم چوٹیں جلے ہوئے مقامات بھی اچھے ہو جاتے ہیں۔ درد سر۔ درد دندان اور درد گوش کیلئے نافع ہے۔ درد پہلو اور درد پشت کا بھی بہت اچھا علاج ہے۔ غرض نہایت عجیب دافع درد دوائی ہے + قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ بڑی بوتل دو روپے +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر امرتسر سے مل سکیگی

ڈیرہ دون - کرنپور میں دو تین روز سے ایک درویش مع اپنی چیلی کے آکر ٹھہرا ہے - اس کا بیان ہے کہ میرے عرصہ تیس سال سے سوائے دو چار آلو روزمرہ کے اور کچھ نہیں کھایا +

۲۸ - تاریخ ماہ جنوری کو رسید ندی کے کنارہ ایک گڈھا سات آٹھ فٹ گہرا اور اسی قدر لمبا چوڑا کہ جس کے مشرق اور مغرب میں دو چھوٹے چھوٹے چبوترے ہوا جانیکے لئے رکھے ہیں کھدوا کر چالیس تنکے لئے زندہ دفن ہوگیا ہے اور گڈھے کی بالائی حصہ کو تختوں سے پاٹکر مٹی ڈلوا دی ہے اور اپنی ہمراہ چراغ تیل اور دیا سلائی وغیرہ بھی رکھ دئے ہیں +

کوہ منصوری - ۲۳ - تاریخ ماہ جنوری بوقت شب چل صاحبکی کوٹھی پر بجلی گری - ایک چوکیدار اور ایک مہتر ہلاک ہوا - اور کئی آدمی زخمی ہوئے - صبح تک خوب مصلادھار پانی پڑا - ہنوز مطلع ابر الود ہے +

ملک خواص خان کی خبر

ماقدنامہ نگار

کی نسبت اخبار وفادار لاہور کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ وہ قوم سے رخہ خیل خیبری ہے جو عرصہ ۱۷ سال سے گورنمنٹ عالیہ انگریزی کا موجب خوار تھا - اور تب سے ہی خیبر کی سکونت ترک کر کے مستقل سکونت شہر پشاور میں اختیار کی ہوئی تھی - چنانچہ بصرف ہزار ہا روپیہ مکانات سکونتی خرید کر کے انکو از سر نو تعمیر کرایا ہوا تھا - اور اکثر بازاروں میں دکانات و سرائیں لوگوں کی رہن لیکر کرایہ بطور منافع کھایا کرتا تھا - اور نیز دیہات ضلع پشاور تحصیل حضور میں اراضیات مزروعی بیع و رہن لی ہوئی تھی جس سے کامل طور پر اعتبار تھا کہ کسی طرح گورنمنٹ سے یہ شخص مخالفت نہ کریگا لیکن وہ اعتبار معکوس نکلا - کہ اس سرحدی عام فساد میں ملک خواص خان نے بھی حصہ لیا - اور کل جائداد کو خیرباد کہکر ان باغیوں میں شامل ہوگیا جو تیراہ و خیبر میں بالمقابل میں ڈانٹ جمائے ہوئے ہیں - طرفہ تر یہ کہ اسی ملک خواص خان کے عیال اطفال ابتک انہی مکانات میں رہتے ہیں اور ملک صاحب موصوف نے عیال و اطفال کی بھی کچھ پروا نکر کے (اور ہزار ہا روپیہ کی آمدنی سالانہ و جائداد کا ترک کرنا تو درکنار) نشان بغاوت اس گورنمنٹ کے مقابلہ میں جا کھڑا کیا کہ جسکی ۱۷ سال نمکخواری کرتا رہا اس عرصہ میں پولیٹکل افسر و دیگر مقامی حکام طرح طرح کے وعظ و عید دیکر ملک خواص خان کو سمجھاتے رہے تاکہ وہ اس بغاوت سے باز آجائے - مگر وہ بندہ خدا ہچو سرو یکپا باغ میں ایستادہ ہے اور جواب کر رہا ہے کہ قوم سے علیحدگی مجھ سے نہیں ہوسکتی - نہ عیال کی کچھ پرواہ ہے اور نہ جائداد کا کچھ خیال ہے - آخر الامر گورنمنٹ عالیہ جملہ جائداد نامبردہ کی ضبط کر کے دو تین روز سے نیلام کر رہی ہے - اگرچہ بظاہر یہ ضبط و نیلام گورنمنٹ کا سخت معلوم دیتا ہے - لیکن اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ایک گونہ رحم ہے کہ صرف جائداد خواص خان کو گورنمنٹ نے ضبط کیا - مگر اسکے عیال و اطفال سے ابتک کچھ مزاحمت نہیں کی - ملک خواص خان کی بیوی نے بحضور کمشنر صاحب بہادر واسطے واگذاری مکان سکونت درخواست کی ہوئی ہے - دیکھا چاہیئے کہ کیا ہوگا +

(وفادار)

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY.

چیمبرلینس کف ریمیڈی

(چیمبرلینس صاحب کی کھانسی کی دوائی)

(امریکہ میں بنائی گئی)

ہر قسم کی کھانسی - زکام - نزلہ - بچوں کی کھانسی - کالی کھانسی - سل - گلے کی کھرکھراہٹ اور ہر وقت کی تھوڑی تھوڑی کھانسی کو بالکل دفع کر دیتی ہے - امریکہ میں تمام ڈاکٹر اس کا استعمال کراتے ہیں - ایک مرتبہ اسکو آزمائیے اور صحت پائیے +

قیمت چھوٹی بوتل ایک روپیہ + بڑی بوتل دو روپیہ + تمام انگریزی دوائی فروش فروخت کرتے ہیں +

یہ دوا شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر ادویات امرتسر سے ملتی ہے

اسلامی خبریں

فہرست چندہ مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین آرمینیا جو یکم فروری کے بعد دفتر وکیل میں موصول ہوا +

بقایا مندرجہ وکیل مورخہ ۳۱ - جنوری ۱۸۹۸ء	روپیہ	آنہ	پائی
مولوی عبدالرحیم صاحب - از پٹنہ	۱	۷	۶
میاں احسان اللہ از امرتسر	۱	۸	۰
میزان ۴	۱	۰	۶

شیخ الاسلام عبداللہ کویلم کی کتاب "مذہب اسلام" کا ترجمہ مصر کے قصبہ اسیوط کے ایک فاضل مصری محمد دیا آفندی نے انگریزی سے عربی میں کر کے تشریح مطالب کے لئے اسمیں بھی کئی حواشی ایزاد کئے ہیں - ترجمہ کے ساتھ مصنف اور مترجم کی عکسی تصویریں دیدی گئی ہیں +

یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ترکی سفیر خارجیہ کو شروع جنوری میں اطلاع دی تھی کہ یونان جنگ کی پہلی قسط اسلئے عنقریب عثمانیہ بنک میں داخل کرنے والا ہے کہ عثمانیہ گورنمنٹ بنک سے ۸ لاکھ پونڈ کا مجوزہ قرضہ لے سکے +

لورپول کے نومسلموں نے اعلیحضرت امیرالمومنین کی سالگرہ ولادت کی تقریب سعید پر لورپول کی مسجد میں پرتکلف جلسہ کر کے جلالت مآب کی سکرٹری کی معرفت قصر معلی کو مبارکباد ارسال کی - شیخ الاسلام نے اس موقعہ پر جنگ یونان کی مختصر تاریخ بھی بیان کی تھی - اسی موقعہ پر لندن میں بھی مسلمانوں نے وہاں کی مسجد میں جو مسلمانان عالم کی بلند ہمتی سے ابھی ایک کرایہ کا مکان ہی عالیشان جلسہ کیا - خاتمہ پر ایک انگریز مشرف بہ اسلام ہوا - بلاد عثمانیہ ہر جگہ بکمال خوشی کا اظہار کیا گیا +

انگلستان کے ایک بڑے کارخانہ کا ایجنٹ شروع جنوری میں پھر ترکی گورنمنٹ سے جہازات کی تیاری اور مرمت کا اجارہ حاصل کرنیکی کوشش کرنیکے لئے قسطنطنیہ گیا تھا - وزیر بحر برلن کے ایک کارخانہ سے ضروری بحری ناکوں کے نیچے تہ اب سنگین بنوانے کے لئے کر رہا ہے +

شیخ الاسلام جزائر برطانیہ کے ایک موثر وعظ سے ۹ - جنوری کو تین کنواری اور دو عورتیں اور تین مرد لورپول میں اسلام سے مشرف ہوئے +

عباس حلمی خدیو مصر اپنے والد توفیق پاشا کی وفات پر ۸ - جنوری ۱۸۹۲ء کو مصر کی گدی پر تھے چنانچہ ۸ - جنوری ۱۸۹۸ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۱۵ھ قاہرہ اور مصر کے دیگر امصار و بلاد میں سالگرہ تخت نشینی پر بڑی دھوم دھام سے جلسے کئے گئے +

باب عالی نے اس امر کی قطعی تردید کی ہے کہ خلیفۃ المسلمین نے خفیہ احکام دیگر ایک خاص ہندوستان کو روانہ کیا ہے +

دولت علیہ نے سوئٹزرلینڈ کے قصبہ جنوا میں جہاں لبرل ترکش پارٹی نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے ترکی قونصل مقرر کرنیکا فیصلہ کیا ہے +

کیپ کولونی (جنوبی افریقہ) سے وہاں کی صدر مقام کیپ ٹون کے مکتب سلطانی کے مہتمم امام محمد فقیہہ آفندی تقریباً چالیس دیگر اکابر علمائے شہر حج کیلئے آئے ہیں یہ جماعت ۸ - جنوری کو سویز سے قاہرہ پہنچی - مصر سے وہ فرض حج کیلئے حجاز جا کر امیرالمومنین کی قدمبوسی کے لئے قسطنطنیہ اور وہاں سے یورپ کی سیر کرتی ہوئی وطن کو واپس جائیں گے +

امیرالمومنین نے مصر کی شہزادی نازلی خانم آفندی کو جسکا ذکر پہلے بھی آچکا ہے اول درجہ کا تمغہ شفقت مرحمت فرمایا ہے یہ وہی شہزادی صاحبہ ہیں جو نوجوان ترکی جماعت کی سرگرم معاون و رفیق تھیں +

تار کی خبریں بمعہ مختصر حواشی

لنڈن ۲۹ جنوری۔ چین ٹائمز کا نامہ نگار پیکن سے اطلاع دیتا ہے کہ چین نے روس اور انگلستان کے تقاضوں سے تنگ آکر یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہر ایک سلطنت اپنی اپنی شرائط پر آدھا آدھا قرضہ دیں۔

ایضاً۔ ٹرنسوال اور غریب الوطن ہندی۔ ٹرنسوال میں جسقدر ہندوستانی موجود ہیں انکو حکم دیدیا گیا ہے کہ ۱۸۹۸ء تک شہروں سے باہر نکل جاویں۔ اور اُنسے باہر اپنے جھونپڑے بنالیں۔ اس حکم سے انگریزی ایجنٹ کو بطور آزمائش ٹرنسوال کے دارالخلافہ پریٹوریا کے ہائیکورٹ میں گورنمنٹ ٹرنسوال کی برخلاف مقدمہ دائر کرنیکی اجازت ملگئی ہے۔

ایضاً۔ اخبار مارننگ پوسٹ راوی ہے کہ شاہ سیام نے مصر میں ایک فرانسیسی افسر سے فرانس کی سلوک کی جو اُسنے سیام سے کیا سخت شکایت کی تھی۔ اخبار مذکور انگلستان کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ سیام کو فرانس کے غضب سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی حمایت میں لے لے۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ انگوزی خارجیہ پالیسی۔ مسٹر سپنسر لین نے زیر نو آبادیہای انگلستان کے اسباب پر تذکرہ زور دیا ہے کہ انگلستان موجودہ منڈیوں اور بالخصوص انکو جو چین اور مغربی افریقہ میں عام تجارت کے لئے کھلی ہوئی ہیں کبھی بند نہیں ہونے دیگا۔

ایضاً پیرزبوت مسٹر گلیڈسٹون کی حالت شب گذشتہ پھر ردی ہوگئی۔ اور آدھی رات کو اور آج علی الصباح بھی ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ مگر آج شام اُسکی حالت نسبتاً بہتر بتائی جاتی ہے۔ گلیڈسٹون جنوبی فرانس کے قصبہ کنیز میں معہ بیوی مقیم ہے۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ انگلستان کا لبرل وزیر ابھی ہی اس ایڈریس کی ترمیم تیار کر رہا ہے جو پارلیمنٹ کے کھلنے پر ملکہ معظمہ کی تقریر کے جواب میں پیش کیا جائیگا۔ اسمیں گورنمنٹ کی سرحدی حکمت عملی پر سخت ملامت کی گئی ہے۔ اخبار ڈیلی نیوز سرحدی قبائل سے لڑائی جاری رکھنے کی سخت مخالفت کرتا ہے۔

ایضاً یکم فروری۔ سرحدی جنگ۔ ۲۹ جنوری کے واقعہ ممتامی کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے پر رجیسا کہ لبرل اخبارات کر رہے ہیں) ٹائمز سخت خفگی کا اظہار کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ انگریزی فوج کی شکست کو اپنے فریق مخالف کی بدنامی کیلئے آرٹیا ناصریح بے جیتی ہے۔

ایضاً۔ جاپان و انگلستان۔ رائٹر مخبر ہے کہ انگلستان اور جاپان میں مدافعانہ و جارحانہ معاہدہ ہونیکی رپورٹیں بالکل غلط ہیں۔ معاہدہ ضرور ہوا ہے۔ مگر صرف اسلئے کہ چین میں تجارت کی آزادی قائم رکھی جائے۔

ایضاً۔ روسی اخبارات نے انگلستان پر پھر حملہ کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

ایضاً۔ + + + + + مراکو کے ایک آگن بوٹ نے ایک تجارتی کمپنی کے تین انگریز ملازموں کو جو (باغی قبایل کے لئے) قصبہ سوس کے قریب (جو مراکو کے مغربی ساحل یعنی بحر اوقیانوس پر واقع ہے) ساحل پر اسلحہ اُتارنیکی کوشش کر رہے تھے گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲ فروری۔ چین۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے آہن پوش جنگی جہاز بارفلور کو چین جانیکا حکم دیا ہے۔ وہ ۶ فروری کو روانہ ہوگا۔ یہ جہاز نیا تعمیر ہوا ہے۔ اسکا وزن ساڑھے دس ہزار ٹن اور رفتار ۱۸½ میل فی گھنٹہ ہے اسی کے برابر کا جہاز سنٹورین اسوقت چینی سمندروں میں ہے۔ یہ معلوم نہیں بارفلور اُسکی بدلی کرنے گیا ہے یا بطور اضافہ بھیجا گیا ہے۔ اس کی ایزادی سے چین کے سمندر میں انگریزی بیڑہ باقی تمام سلطنتوں کے متفقہ بیڑہ سے زیادہ زبردست ہو جائیگا۔ اوبزرور۔

مسٹر مورگن ممبر پارلیمنٹ نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ روس و انگلستان آپسمیں سمجھوتہ کر لیں۔ انگلستان کی پبلک ایسے اتحاد کیلئے بالکل تیار ہے۔

ٹائمز کو خبر ملی ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے قرضہ کی شرائط میں مبہ ٹالن دان کو آزاد بندرگاہ بنانیکی شرط واپس لے لی ہے۔ یہ مقام بندر آرتھر کے قریب واقع ہے اور اسپر روسی جہاز قابض ہوگئے ہوئے ہیں۔

جرمنی نے اپنے ملاح کے مارے جانے کے قصاص میں چین سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کیاشو کے جنوب میں بھی اُسے ریگو بنانیکا اجارہ دیا جائے

لنڈن یکم فروری۔ ایک ڈاک کا جہاز جزیرہ گرنسی کے قریب چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا ہے۔ ۲۰ شخص غرق ہوئے۔

لنڈن۔ ۳۱ فروری۔ سر ایڈورڈ سمراڈ کی خوشحالی۔ شب گذشتہ ایک ضیافت کے موقعہ پر بیان کیا گیا کہ ملایا کی خوشحالی سلطنت انگلشیہ کی سلامتی کی ضمانت ہے۔ ۲۰ جنوری کو سر فریڈرک سوئٹن ہیم ملایا کی متفقہ ریاستوں کے انگریز ریزیڈنٹ کی انتظام کی کمال تعریف کی۔ سر فریڈرک نے جوابمیں کہا کہ ریلوے کی توسیع اور مناسب انتظام سے ملایا کی ریاستوں کی خوشحالی تیقن ہوگئی ہے۔ ان ریاستوں اور سر فریڈرک سوئٹن ہیم کی انتظام کا ذکر کسی پرچہ میں مفصل درج ہو چکا ہے۔ اوبزرور

ایضاً فرنچ بحری طاقت اور بیڑہ جہازات پر ڈرائن کے دارالوکلا میں ایم لاکرائے ممبر نے طویل تقریر کر کے جو دونوں میں ختم ہوئی اُسکی خرابیوں کو موشگاف بیان کیا اور کہا کہ فرنچ نوآبادیوں کی حفاظت کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۳ فروری۔ چین۔ اس خبر کے مشہور ہونے پر کہ انگلستان نے بندر اٹالن دان کے متعلق شرط واپس لے لی ہے۔ اخبارات نے زمین کو سر پر اُٹھا لیا ہے۔ مگر گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہے کہ اخبارات کو مغالطہ ہوگیا ہے۔ لیکن میں جو نامہ و پیام ہو رہا ہے وہ بالکل خفیہ ہے۔

چینیوں نے جرمن ملاح کے قاتل کو پھانسی دیدیا ہے۔ رائٹر کو اطلاع دیگئی ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ انگلستان نے اٹالن دان بندر کو کھو لے جانیکا مطالبہ کر کے پھر اُسے واپس کر لیا ہے۔ ہاں البتہ یہ ممکن ہے کہ قرضہ کی متعلق نامہ و پیام میں یہ مسئلہ بھی اُٹھایا جاوے۔

لنڈن ۲ فروری۔ ٹرکی اور بلگیریا۔ بلگیریا نے بابعالی کو مراسلہ بھیجا ہے کہ مقدونیہ کے بعض حصوں میں فوجی حکام بہت تشدد کر رہے ہیں اور کئی بلغاری قید میں ڈالدیئے گئے ہیں۔ جو افسران سختیوں کی ذمہ دار ہیں۔ انکو موقوف کیا جائے۔

لنڈن۔ ۲ فروری۔ روس۔ ٹرکی۔ کریٹ۔ یونان کا شہزادہ جارج عنقریب پیرس جانیوالا ہے روس کے اصرار سے کہ شاہزادہ جارج کو ضرور کریٹ کا گورنر بنایا جاوے۔ ٹرکی اور روس میں آزردگی بڑھ رہی ہے۔ اخبار سٹینڈرڈ کا بیان ہے کہ بلگیریا سے روس نے ہی مراسلہ بھجوایا ہے۔

لنڈن ۲ فروری۔ ایشیا کوچک میں زلزلہ۔ بروصہ کے قریب سخت زلزلہ آیا ہے کئی باشندے ہلاک ہوئے ہیں اور جائداد کا بہت نقصان ہوا ہے۔ سلطان المعظم نے مصیبت زدگان کی امداد کیلئے کمیشن روانہ کی ہے (۳ فروری) کل ایشیا کوچک میں زلزلہ سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے ہیں۔ (بروصہ جو ترکوں کا ابتدائی دارالخلافہ تھا ایشیا کوچک میں بحیرہ مارمورا کی بندرگاہ مودانیا سے ۲ میل جنوب میں واقعہ ہے۔ غازی عثمان بانی خاندان عثمانیہ یہیں دفن ہیں وہاں ریشم کا بہت کام ہوتا ہے اور اسمیں چند مسجدیں نہایت عجیب و غریب اور بےنظیر ہیں۔ زلزلہ اس نواح میں عموماً آتا رہتا ہے۔ چنانچہ اب تقریباً دو مہینوں سے زلزلہ کی متواتر جنبشیں ہو رہی ہیں۔ اڈیٹر)

لنڈن۔ ۴ فروری۔ چین۔ ٹائمز اُن اخبارات کو جنمیں چند کنسرویٹو بھی شامل ہیں سخت ملامت کرتا ہے۔ کہ وہ بندر ٹالن دان کی معمولی شرط کی واپسی کو اسقدر بڑھا چڑھا کر بیان کر رہے ہیں۔ کہ گویا گورنمنٹ انگلشیہ کو سخت زک ملی ہے۔

مسٹر بلفر چیف سیکرٹری آئرلینڈ نے تقریر کی ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ اُس پالیسی سے جسکا تھوڑا عرصہ ہوا اظہار کیا گیا تھا۔ ایک قدم بھی ہٹی ہے یا کسی دول اجنبیہ کے دباؤ میں کوئی مطالبہ ترک کر دیا ہے۔ گورنمنٹ تجارتی حقوق کی مساوات قایم رکھنے پر ثابت قدم ہے۔

گورنمنٹ چین نے جرمن فوجی اتالیقوں کو موقوفی کا نوٹس دیدیا ہے۔

جاپانی جنگی بیڑہ اسوقت مشق و قواعد کر رہا ہے۔ جس سے عنقریب فارغ ہو کر چین کو جائیگا۔

ایضاً علاقہ نائیگر میں سخت لوٹائی۔ علاقہ نائیگر میں ادیبا قبائل کے برخلاف فوجی کارروائی زور شور سے ہو رہی ہے۔ حالمیں اُنسے ایک سخت مقابلہ ہوا جسمیں کپتان منٹن قتل اور کپتان مڈلٹن زخمی ہوا۔ دشمن کا نقصان بہت ہوا۔

ایضاً کریٹ کی گورنری۔ سلطان المعظم کے بعض مشیر اُنکو مشورہ دے رہے ہیں کہ پرنس جارج کی تقرری گورنری کریٹ پر قبول کر لیجائے۔ کیونکہ جب مسلمان عالم کو یہ معلوم ہوگا کہ ایک عیسائی بادشاہ کا بیٹا خلیفۃ المسلمین کا باجگزار ہے تو انگلستان کی مخالفت میں اور بھی اضافہ ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

بنگلور میں ۲۹ جنوری کو ایک میچ والا انگریز فٹبال چوگان کھیلتے وقت گر پڑا سخت چوٹ آئی۔ مگر اب خیر ہے۔

کراچی کے ایوان تجارت نے گورنمنٹ کو درخواست دی ہے کہ بمبئی سے کسی کو بیڑہ سمندر کراچی تک آنے دیا جائے۔ اور اگر یہ بندرگاہ ہوسکے تو قرنطینہ کے علاوہ فی کس عشر برائے مواجب قرنطینہ وصول کئے جائیں۔

سرحدی فسادوں میں جون ۹۷ء سے ۲۴ جنوری ۹۸ء تک ۳۸ انگریز افسر ۱۰۵ ہندی سارجنٹ ۲ دیسی افسر ۶۰ دیسی سپاہی قتل ہوئے اور ۸۷ انگریز افسر ۳۸۵ گورہ سپاہی و سارجنٹ ۳۶ دیسی افسر اور ۶۹ دیسی سپاہی زخمی ہوئے چار گورہ اور تین دیسی سپاہی مفقود الخبر تھے۔ ہمراہیوں کی تفصیل نہیں دیگئی۔

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کو بہت جلد دیسی فوج کا ایک دستہ بھیجا جائیگا۔ انگریز افسر ساتھ جائینگے کمانڈر کو ۸۰۰ پونڈ۔ دو ڈویژنل کمانڈروں کو چھ چھ سو۔ دو ونگ افسروں کو پانچ پانچ سو۔ ایک ایجوٹنٹ کو چھ سو پونڈ ماہوار تنخواہ کے علاوہ تیاری کے لئے بھی سو سو پونڈ ملینگے

کانپور کی میور ملز کمپنی کا کارخانہ پارچہ بافی کو سالگذشتہ میں ۱۵ لاکھ کے سرمایہ پر ۶۴ ہزار خالص منافع ہوا جس میں سے ۱۲½ فیصدی سالانہ کے حساب سے حصہ داروں کو منافع دینے کے بعد ۷۵ ہزار روپیہ ریزرو فنڈ میں ڈالا گیا۔

بلوچستان میں جس سروے پارٹی پر حملہ ہوا تھا اسکے بچے ہوئے ممبران یعنی تین انگریز ایک دیسی ڈاکٹر ایک کلرک اور ۱۴۸ خلاصی ۳۱ جنوری کو دادار سے کراچی پہنچینگے۔ پارٹی کا ایک لفٹنٹ حملہ آور فوج کے ساتھ گیا ہے کہ تاراج شدہ اشیا میں سے کچھ ملجائے۔ یہ جماعت اب ڈیرہ دون کو جائیگی۔ سب لوگ سردار محمد حسن اور داراخاں کے حسن سلوک کی بیحد تعریف کرتے ہیں۔ علاقہ مذکور میں پیمائش کا کام سردست بالکل ملتوی کر دیا گیا ہے۔

طاعون پونا میں معدوم ہو رہی ہے لیکن بمبئی میں حیرت انگیز ترقی کر رہی ہے۔ روزانہ اوسط اموات کی اب اسو کے قریب پہنچ گئی ہے۔ ضلع جالندھر کے بارہ دیہات کے قریب بمضع شیخوپورہ میں بھی یہ بلا داخل ہو گئی ہے۔ جہاں پہلے دن ۱۳ شخص بیمار ہوئے بمبئی کو حفظان صحت کے اصول پر تعمیر کرانیکے لئے وہاں کی کونسل میں عنقریب وہ قانون پیش ہونیوالا ہے

مہاراجہ پٹیالہ نے سکھ مقتولان صحرا گڑھی کی یادگار کے لئے ۵ ہزار مہار انادھو پوری ۵ ہزار اور پٹیالہ کے محکمہ صنائع نے ایکہزار روپیہ چندہ دیا

ضلع ناسک کے موضع سنا میں بلوائیوں نے ہاسپٹل اسسٹنٹ کے علاوہ ہیضہ کمیٹی کے ممبر مجلس کو بھی قتل کر دیا تھا۔

مسٹر ریڈ کے قاتل کا مقدمہ ۳۱ جنوری کو سشن جج پونا کے روبرو پیش ہوا استغاثہ کی طرف سے کئی گواہ گذرے جنمیں سے یکسی نے کہا کہ اسنے مجرم کو قتل کرتے دیکھا تھا بعض اقبال کے متعلق تھے۔ اور باقی اقبال کے بیانات کی تصدیق کے متعلق۔ ملزم نے عدالت سشن میں اپنا اقبال واپس لیکر پہلے اقبال کرنیکی وجہ یہ بتائی۔ کہ پولیس افسر نے دھمکی اور لالچ سے اقبال کرایا تھا۔ مستغیث مجسٹریٹ نے وعدہ کیا تھا کہ تم کو ۳۰ ہزار روپیہ نقد دیا جائیگا۔ تمہاری بیوی کو ۳۰ روپیہ ماہوار پنشن دی جائیگی۔ تمہارا بھائی پولیس کے دفتر میں معقول اسامی پر نوکر کر دیا جائیگا۔ اور تم کو زیادہ سے زیادہ صرف تین چار سال کی سزا ملیگی۔ اسکے بعد ملزم نے کل گواہان استغاثہ کی نسبت کچھ نہ کچھ بیان کیا۔ فریقین کی تقریریں سننے کے بعد جج نے جوری سے رائے پوچھی۔ سب نے باتفاق رائے فیصلہ دیا کہ ملزم خود قاتل نہیں مگر معین ضرور ہے۔ اسپر جج نے کہا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۴ میں ہے کہ ارتکاب قتل کے وقت جو شخص موجود ہو وہ بھی قاتل تصور ہوگا اسپر جوری نے جوابدیا کہ ہم ملزم کو ان معنوں میں قتل کا مجرم تجویز کرتے ہیں۔ اس فیصلہ کے بعد جج نے مجرم کو سزا موت کا حکم سنایا مجرم نے ہنسکر کہا کہ کیا اس سے بڑھکر کوئی سزا تمہارے پاس نہیں ہے اُسے حسب قاعدہ اپیل کیلئے سات دن کی مہلت دی گئی ہے حکم ۱۳ فروری کو سنایا گیا تھا۔

مدراس کی مجلس وضع قانون میں آنریبل مسٹر جامبولنگامدی پیلا نے مسودہ قانون پیش کیا ہے کہ آٹھ برس سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنیوالوں یا اعانت کنندگان اور نیز اُسکے خاوند کو اگر اُس کی عمر اٹھارہ برس یا اُس سے زیادہ ہو تو تین ماہ قید محض یا پانسو روپیہ تک جرمانہ کی یا دونوں سزائیں دیجائیں۔ مسودہ میں چند صورتوں میں معصوم یعنی آٹھ برس سے کم عمر کی لڑکی کی شادی جایز کہی گئی ہے۔ مگر اسکے لئے ماتحت کورٹ یا ڈسٹرکٹ جج کی منظوری مقدم کہی گئی ہے

جمرود اور لنڈی کوتل کی فوج میں انفلوئنزا بخار شروع ہو گیا ہے۔ لنڈی کوتل کی ایک پلٹن میں ذات الجنب کی بیماری بھی پھیل گئی ہے

وہ جمرود بھیجی جائیگی۔

سر رچرڈ اڈنی کے برخلاف سول اور پاؤنیر کی مشورش آخر بے اثر نہ رہی۔ گورنمنٹ ہند نے جناب موصوف کو چیف کمشنر بنانے کے لئے فی الحقیقت نواب وزیر ہند کی پاس سفارش کر دی تھی مگر اب اُسے واپس لے لیا ہے۔ پاؤنیر کا بیان ہے کہ علاقہ آنریبل سندھ کو مستقل بالذات صوبہ بنانیکا بھی تصفیہ ابھی نہیں ہوا۔ ان ایگلو انڈین اخبارات نے صاحب موصوف پر بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ اگر وہ سستی نہ کرتے یا غیر مستقل مزاجی سے کام نہ لیتے۔ اور جو بنی کہ قبائل خیبر اور مہمندیوں کی شورش کی خبر آئی تھی۔ مقامات مخدوش کو فی الفور فوج بھیجدیتے۔ تو جسطرح چار ایک برس ہوئے ایسی ہی فوجی نمایش سے آفریدیوں کی شورہ پشتی بالکل غائب ہو گئی تھی۔ اب کے بھی یہی ہوتا تو نہ مہمندی شپقدر کو اور آفریدی لنڈی کوتل اور علی مسجد کو لوٹتے اور نہ تراہ اور مہمند کی مہمیں سننے میں آتیں۔ مگر سر اڈنی اسکے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ جب ساٹھ ہزار کی قریب فوج آفریدیوں کے صرف ایک قبیلہ کو ..... راہ راست پر نہیں لا سکی۔ تو وہ کلہم پانچ چھ ہزار فوج جو اسوقت پشاور میں موجود تھی کل مہمندیوں اور آفریدیوں کو کس طرح ڈرا سکتی تھی۔ اور کیا واقعات مابعد نے ثابت نہیں کر دیا کہ ایسی قلیل التعداد فوج کو خود اپنے ہاتھ سے ورطہ ہلاکت میں ڈالنا نہ ہوتا۔ بہرحال ان نکتہ چینیوں کی شورش کامیاب ہو گئی ہے۔ کیونکہ سر اڈنی یکہ و تنہا کبھی ایسے زبردست تجربہ سے نپٹ نہیں سکتے تھے۔

وزیر ہند نے کوٹری۔ روہری۔ ریلوے کیلئے کوٹری کے قریب دریائے سندھ پر پل بنانے کیلئے ۳۱ لاکھ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہے

ہندوستان کے قحط فنڈ میں اول سے لیکر ۲۰ جنوری ۹۸ء تک جس تاریخ فنڈ جمع کیا گیا۔ ۱ کروڑ ۶۶ لاکھ ۲۸ ہزار ۶ سو ۶ روپیہ ۹ آنہ ۳ پائی چندہ جمع ہوا۔ اس رقم میں سے سلطنت متحدہ برطانیہ سے ۳-۱۵-۴۰-۱۲۲۹۵۲ روپیہ ہندوستان سے ۷-۱۰-۸۱۵۸ پاؤنڈ ۸۲ روپیہ کینیڈا سے ۵۷۰۵۲۱ روپیہ آسٹریلیا سے ۱۵۵۱۱۸ روپیہ سیلون سے ۱۴۷۲۱۵ روپیہ چین سے ۱۳۹۵۰۲ روس سے ۹۸۱۵۹ سٹریٹس سیٹلمنٹ رنگاپور وغیرہ سے ۶۸۵۲۰ جاپان سے ۵۰۵۰۶ نیوزیلینڈ سے ۳۲۴۳۹ مٹال سے ۲۴۰۰۶ صوبجات متحدہ امریکہ سے ۳۱۶۲۴ جبرالٹر سے ۱۵۷۴۵ جزیرہ ماریشیس سے ۱۳۰۰۰ جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے ۶۹۷۹ بسمانیا سے ۷۹۲۱ بیلجم سے ۶۲۲۱ سویڈن سے ۵۶۲۷ ٹرنسوال سے ۳۵۶۹ سائیڈے سے ۱۹۸۸ فلسطین سے ۶۰۰ جرمنی سے ۳۹۵۰ ڈیمرارا سے ۳۶۴ عرب سے ۲۰۰ اطالیہ سے ۱۹۰ ڈنمارک نیدرلینڈ و سویڈن سے مشترکہ طور پر ۱۸۷ جزایر فیجی سے ۱۰۲ روپیہ وصول ہوئے۔ ۲ آنہ پائی کی رقمیں چھوڑ دیگئی ہیں۔

مہم تراہ کی فوج کی تیسری بریگیڈ کے افسر نے اطلاع ملنے پر آفریدیوں کے ایک قافلہ کے تعاقب میں سوار بھیجکر دو سو اونٹ اور دو آفریدی گرفتار کر لئے ہیں۔

وائسرائیگل لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس مورخہ ۱۴ فروری میں مسودہ قانون جذامیان پاس کیا گیا۔ اسکی رو سے جذامیوں کو شہر و نکی حدود کے اندر بھیک مانگنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ لاوارث جذامیوں کو کوڑھی خانوں میں رکھا جائیگا۔ اور بیمار اس مرض کے بیماروں کو چند پیشاوں کی خرید و فروخت ایسے تالابوں اور چاہات پر جو عوام کی استعمال میں آتی ہوں غسل کرنے اور دوسروں کے ساتھ ملکر سفر کرنیسے روکدیا گیا ہے۔ خلاف ورزی پر خفیف جرمانہ کیا جائیگا۔ مکرر جرم پر ضمانت لیجائیگی۔ یا مجرم کوڑھی خانہ میں بھیجدیا جائیگا۔ اسکے بعد قانونی ممبر نے مسودہ قانون فتنہ انگیزی پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اصل مسودہ میں بہت ترمیم کر دیگئی ہے۔ بنگال کے ایوان تجارت کی رائے کی پوری تقلید کیگئی اور برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی بھی بعض مشوروں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے مگر باوجود ان ترمیموں کے مسٹر استاچارلو اور مہاراجہ دربھنگہ نے دوسرے ممبروں سے اتفاق نہیں کیا وہ بالکل مخالف ہیں پنڈت بشمبر ناتھ صاحب بھی قابل قدر رائے دی ہے۔ اس رپورٹ پر ۱۲ فروری کو بحث ہوگی۔

بعد ازاں مسٹر چیتنواس ممبر صوبجات متوسط نے اپنے صوبہ کے مالگذاران کے متعلق یہ سوال کیا کہ گورنمنٹ اس امر کی تحقیقات کریگی کہ پچھلے تین چار برسوں میں اکثر مالگذاروں کو سرکاری معاملہ کی ادائیگی کیلئے پیشہ ور ساہوکاروں سے قرض لینا پڑا ہے۔ کیا یہ امر واقع نہیں ہے کہ جو املاک کورٹ آف وارڈس کے انتظام میں ہیں انمیں بھی کئی ایک کی مالگذاری کیلئے پچھلے تین چار برسوں میں قرض لینا پڑا ہے۔ کیا گورنمنٹ ان اضلاع کے مالگذاروں کو جہاں پہلی کوئی التوا یا معافی عمل میں نہیں آئی۔ یہ ثابت ہو جانے پر کہ وہ سرکاری معاملہ میں سخت مقروض ہو گئے ہیں کچھ معافی لینا یا نرم قسطیں مقرر کرنا پسند کریگی۔ مسٹر ریوا نے سرکار کیطرف سے وعدہ کیا کہ امر اول کی تحقیقات کیجائیگی۔ امر دوم درست ہے حکم کے متعلق کل اختیار چیف کمشنر کو ہے۔ قانون فتنہ انگیزی کی مجوزہ ترمیم کی مخالفت بلا کسی استثنا کے کل یورپین اور دیسی انجمنوں نے کی ہے۔

یہ پختہ خبر ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگا۔ تو سرکار کیطرف سے اطلاع دیجائیگی کہ علاقہ آنریبل سندھ پنجاب کے انصرام کے تحت سے نکالکر علیحدہ صوبہ بنایا جائیگا۔ سول کا بیان ہے کہ لاٹ صاحب کا یہ دورہ اس طرف آخری ہوگا۔ عام خیال ہے

ا کہ پنجاب گورنمنٹ اس علاقہ کے معاوضہ میں سندھ کے ملنے کیلئے سعی کوشش کریگی۔

پنجاب میں بارش کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لیجو پورہ کے علاوہ جالندھر کے دیہات شیشل قاضیان اور رکھوال میں بھی طاعون نمودار ہو گئی ہے۔

مسٹر عبدالحمید لی میور یکا دعوی مالیتی ایک لاکھ دس ہزار ۲۰ جنوری کو جرمنے نا پر عجت خارج کر دیا ہے۔ انارنی جنرل گورنمنٹ سیلون کا قایم مقام نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ مدعی نے اسے مدعا علیہ بنایا ہے اسلئے دعوے معہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔ سن گذشتہ میں جب سر محمد نے ارجاع نالش کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ نو فوری گذشتہ کی پہلے پرچہ میں ججوں کے کچھ کم منصب نہ ہونے پر جو شبہ ظاہر کیا گیا تھا۔ وہ اس فیصلہ سے درست ثابت ہو گیا۔

احمد آباد میں ۳ فروری کی رات کو ایک کارخانہ پارچہ بافی جلگیا۔ تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

سر جارج وائٹ سپہ سالار افواج ہند ۴ فروری کو کلکتہ کی گھوڑ دوڑ میں ٹٹی پہاڑنے وقت گھوڑی سے گر پڑے۔ اور دو جگہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ مگر کوئی اندیشہ کی بات نہیں۔

میکران کے فساد کا تقریباً خاتمہ ہو گیا ہے۔ ۳۱ جنوری کے ۸ بجے صبح کرنیل مین نے غنیم کو زیت کے مغربی درہ کے دہانہ پر دیکھا۔ آدھ گھنٹہ بعد حملہ کیا گیا۔ دو گھنٹہ سخت معرکہ آرائی ہوتی رہی۔ آخر دشمن کو کامل زک دیکر سو آدمی ہلاک ہوئے۔ سرداران بلوچ خان۔ محراب خان۔ گل محمد اور بلوچ کا پوتہ بھی مقتولین میں پائے گئے ہمارے چار سپاہی قتل اور نو زخمی ہوئے۔ راستہ بہت دشوار گذار تھا۔ دشمن کی تعداد ۱۵ سو تھی۔ فوج ۵ بجے شام کو زیت پہنچی۔ مگر اسکے فتح ہونے کی خبر ابھی موصول نہیں ہوئی۔ کرنیل مین نے معرکہ کے بعد اطلاع بھیجی تھی۔ کہ قلعہ میں محراب خان گچکی سردار مقابلہ پر ہے۔ اور میں سفرمینا پلٹن کا انتظار کر رہا ہوں۔ کہ قلعوں کو سرکشوں سے اڑا کر فتح کروں۔ یہ پلٹن ۲۸ جنوری کو جہاز سے پسنی اتاری گئی۔ ناصر آباد کا ناظم لالہ اودھو داس۔ اور رفیق سردار مقام کالاک سے جرنیل کو جا ملے ہیں۔

زلزلہ کی پیشینگوئی ہندوستان کے ایک حصہ کیلئے آخر سچی ہو گئی۔ ۲۹ جنوری کی رات کے دو بجے نوشہرہ میں آدھا منٹ سخت زلزلہ آیا۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ مری میں بھی زلزلہ محسوس ہوا

گورگانوہ۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اسماک باراں سے فصل خراب ہو رہی ہیں۔ نرخ روز بروز گرانی ہے گندم ۱۱ سیر آرد ۹ سیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ڈاکخانہ گورگانوہ کا ہیڈ کلرک بابو شرار علی خیانت مجرمانہ میں ماخوذ ہے۔ ماہ صیام سے یہاں دن عید اور رات شب برات ہے۔ ہر مسجد میں چراغاں ہتا ہے اور عجب بہار ہے۔ ۱۲ نامہ نگار

چولوگ روزگار کیلئے ہندوستان سے باہر جانا چاہیں۔ انکو مندرجہ ذیل کمپنیوں سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ (۱) امیگریشن ایجنٹ برٹش گیانا اونیٹال ۲ گارڈن ریچ کلکتہ (۲) امیگریشن ٹرینڈاڈ ۱۱ گارڈن ریچ کلکتہ (۳) امیگریشن ایجنٹ۔ ماریشش جمیکا فجی ۱۲ گارڈن۔ (۴) امیگریشن ایجنٹ سرینام ۲۰ گارڈن ریچ

زلزلہ کی خوف سے خانہ بدوشی۔ اے نجومیو اور جھوٹی پیشگوئیوں کے شوق نے چھوڑنیوالو۔ عوام میں تشویش پیدا کرنے والو تمہارے دلوں میں خوف خدا ہی کہ نہیں۔ مہینوں سے پہلے دھوم مچا رکھی تھی کہ ۲۹ جنوری کو ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ کہ پہاڑ زمین میں دھنستے چلے جائینگے مکان ایک بچیگا فیصدی ۱۰ آدمی جانبر ہونگے وغیرہ وغیرہ۔ حق تو یوں ہے کہ گورنمنٹ کو بھی ایسے لئے کوئی قانون پاس کر دینا مناسب تھا۔ بیچارے اخبار نویس جو در حقیقت خیر خواہان سرکار ہیں ذرا لغزش ہو جانے پر دفعہ ۱۲۴ کے پیچ میں کسدیئے جاتے ہیں۔ مگر ایسے جھوٹوں کیلئے آزادی چہ معنی دارد۔ اسمیں شک نہیں کہ عوام میں بدامنی پھیلانیوالے یہی لوگ ہیں۔ انکی پیشگوئیاں ہزاروں جھوٹی اور بعد ثابت ہوتی ہیں اور ہوتی ہیں چنانچہ ۲۹-۳۰-۳۱ جنوری کو بھونچال تو نہیں آیا۔ ہاں البتہ ماری خوف کے سینکڑوں آدمیوں کو زلزلے تو ضرور آرہے تھے۔ اکثر کوتاہ اندیش جاہلوں نے اپنے مال و متاع کو محفوظ جگہ میں دفنا دیا تھا۔ اور اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں چھولداریاں اور چادریں تان تانکر مع مال بچوں کی جا پڑے تھے۔ جن غریب آدمیوں کے پاس باہر رہنے کا کوئی سامان نہ تھا انہوں نے مع اپنے معصوم بچوں کے شبنم میں رات بسر کی۔ اور جو لوگ باہر نہ جا سکے انہوں نے اپنے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ رکھے تھے کہ جب زلزلہ آئے جھٹ باہر نکل جائیں۔ مگر ناظرین اخبار ہی مزہ میں رہے کہ جو شروع سے اخبارات میں اسکی تردید تکذیب پڑھتے رہے اور اس امر کا ذرا خیال بھی نہ تھا کہ آج کیا ہوا ہے جسکو سنتے ہی پاؤں پھیلا کر سویا

سرحد سے ایک افسر نے اخبار ٹرو تھ کو لکھا ہے کہ بعض ناکارہ بڈھے جنرلوں کو نکال دینا چاہیئے جو اپنی موجودہ درجہ پر محض اسوجہ سے پہنچے ہیں کہ انکی بیویاں خوبصورت تھیں اور ملاقات کی کمروں میں ہلانے والے کھیل اور شعبدے دکھا سکتی تھیں۔

حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب کے دورہ کی فروری پانچ اور اپریل کی تاریخیں یہ ہیں:۔

لاہور سے روانگی ۷ فروری ۸ بہاولپور ۹ بہاولپور سے روانگی ۱۰ ڈیرہ اسمعیلخان ۱۱-۱۲-۱۳ مقام ۱۴ کوہرک ۱۵ مقام ۱۶ پیزو ۱۷ غرغنین خیل ۱۸ گمبیلا سرائے ۱۹ لونگ سرائے ۲۰ مقام ۲۱ زیون ۲۲ فروری سے ۹ پاچ تک مقام ۱۰ کولنٹر ۱۱ بہادر خیل ۱۲-۱۳ مقام ۱۴ ٹوچی ۱۵ بنده ۱۶ لاچی ۱۷ مقام ۱۸ گوداخیل ۱۹ کوہاٹ ۲۰-۲۱-۲۲ مقام ۲۳ متنی ۲۴ مقام ۲۵ بارا ۲۶ پشاور یکم اپریل تک مقام ۲ اپریل کو لاہور۔

فصلی رپورٹ پنجاب میں بارش کی اشد ضرورت ہے۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ جنوری کی رپورٹ مظہر ہے کہ ضلع حصار و انبالہ راولپنڈی اوڈیانہ میں نہایت خفیف سا لحاظ ہوا۔ اور انبالہ جالندھر لاہور شاہپور میں بڑی نام بوندی ہو کر رہ گئی۔ سرخ اجناس بیشتر ہے۔ جالندھر اور فیروزپور سیالکوٹ راولپنڈی میں ہائل بگرانی اور پشاور میں بہ ارزانی گندم کا نرخ ۱۰ سیر ۱۴ سیر تک اور جو ۱۱ سیر ۱۴ سیر تک جوار ۱۵ سیر کی ۱۹۶۲ اک چاول ۹ سیر ۱۰ اک فصل ربیع کی آبپاشی جاری ہے۔ نہری زراعت کی حالت عمدہ ہے۔ بارانی اساک باران خشک رہی ہے۔ جالندھر میں حال کی ترشح بہت فائدہ مند ہوا۔ ضلع سیالکوٹ میں بوشی کی حالت خراب ہے۔ امرتسر اور ڈیرہ اسمعیلخان کے ایک حصہ اور سیالکوٹ میں چارہ کیاب ہے۔ باقی جگہ کافی ہے۔

فساد مکران کے متعلق تازہ خبریں۔ کرنل مین اور اسکی فوج نے ۳۱ جنوری کی صبح کو ۶ بجے کیچ ندی کی طرف کوچ کیا۔ دو میل تک ٹیڑھی کے بعد لفٹنٹ اینڈرس نے رپورٹ دی کہ دشمن دو میل تک مقابلہ میں ہے۔ کرنل مین نے تمام فوج کو بڑھنے کا حکم دیا۔ جسمیں ۵۰ سو سپاہی تھرڈ بلوچ کے اور دو توپیں ہزارہ کوہی باتری کی تھیں۔ توپیں ایک علیحدہ پہاڑی پر جو دشمن کی جگہ کے مقابلہ میں ۔۔ ۱۰ گز کے فاصلہ پر تھی لگا دی گئی۔ پیادہ فوج سات سو گز دشمن کی طرف بڑھی۔ اور گولیاں برسنی شروع ہوئیں۔ جب تک پیچھے سے دشمن اسپر ہر طرف سے آشکارا برابر ہوتی رہی۔ دشمن نہایت مضبوط مقام پر قابض تھا۔ کپتان جیکب اور تیس آدمیوں کو دائیں طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا لڑائی شروع ہی ہوئی تھی کہ لفٹنٹ نیابہ ساٹھ سوار ان جیکب ہارس کے پہنچ گئے۔ اور کپتان جیکب کی دائیں طرف کے مضبوط کرنے میں مصروف ہو گئے اس لڑائی میں ہم کو پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ دشمن گروہ در گروہ پیچھے ہٹتے ہوئے دکھائی دیئے۔ متواتر سخت گولہ باری کی جا رہی تھی۔ اس اثنا میں کپتان جیکب نے بائیں طرف حرکت کی اور دشمن کی جمعیت کو اپنی جگہ سے منتشر کر دیا۔ آخری حملہ کپتان جیکب کے ہمراہیوں پر دشمن کے ۱۰ آدمیوں نے کیا جو پہاڑی کا نصف راستہ طے کرنے سے پیشتر مارے گئے۔ تفتیش کرنے پر معلوم ہوا کہ گروہ بلوچ خان اور اسکے ہمراہی تھے۔ ایک گھنٹہ آٹھ منٹ کی بعد کرنیل مین آگے بڑھے۔ مگر تربت پہنچنے تک کوئی دشمن دکھائی نہ دیا۔ دائیں طرف دشمن کی جمعیت دیکھی گئی۔ کرنیل مین نے جنیر گولیاں برسائیں۔ اور قلعہ کے مشرقی کی طرف خیمہ گاڑ دیا۔ ہمارا نقصان حسب ذیل ہوا:۔ ہزارہ کوہی باتری کا ایک مارا گیا۔ ایک زخمی ہوا۔ تیسری بلوچ رجمنٹ کے تین مارے گئے ۹ زخمی ہوئے۔ دشمن کے سو مارے گئے جنمیں بلوچ خان بھی تھا۔ محراب خان نمبر دانی گل محمد نوشیروانی۔ بلوچ خان کاہوتہ اور ملا رستم اور خان گچکی کی نسبت اطلاع ملی ہے کہ وہ زخمی ہوئے ہیں۔ دشمن کی تعداد وہ اسو تھی اور لڑائی مقام گوک وش پر تھی۔ یکم فروری کی تربت کی خبر ہے کہ محراب خان اسپر قابض ہے کسی حملہ کا اقدام نہیں ہوا۔ دیواریں ۹ فیٹ بلند اور اسی قدر چوڑی ہیں۔ رسالہ قلعہ کی حفاظت کر رہا ہے اسباب کا بھی ہو گیا ہے کہ شکر اللہ مر گیا ہے۔ دن کیوقت رسالہ پر کئی گولیاں پڑیں اور ایک سوار زخمی ہوا۔ ۲ فروری کو ایک ایسٹی ایم بحر خلیج کو اس مضمون کا بھیجا گیا کہ اطاعت قبول کرو تمہاری اور تمہارے ہمراہیوں کی جانیں بچ جائینگی۔ اسکی کوئی جواب دیا۔ ایک اور خط بھیجا گیا جسکا ابھی تک کچھ جواب نہیں آیا۔ سفرمینا پلٹن کے معہ سو رسالیوں کے آج شام کو یہاں پہنچنے کی امید ہے اسکے آنے تک قلعہ پر حملہ نہیں ہوگا۔ قلعہ کی فوج ۱۵۰ آدمیوں سے زیادہ نہیں خیال کیجاتی خبر ملی ہے کہ قلعہ خست قلات مغرب کی طرف بفاصلہ ۴ میل ہے۔ جسپر سردار خال اور محراب خان قابض

ہے - زخمی سپاہیوں سے گو کہ ہسپتال میں بھرتی ہیں مجروح و مقتولین کی تعداد تین سو معلوم ہوئی ہے جن میں اکثر ہلاک ہو گئے ہیں - اس کے بعد کی خبر ہے کہ ۳ فروری کی رات کو محرابہ خالی قلعہ تربت چھوڑ کر بھاگ گیا - خیال کیا جاتا ہے کہ فارس کی طرف گیا ہے - رستم خاں اور سردار خان کی نسبت خیال ہے کہ انہوں نے قلعہ چاربک میں جو پچیس میل کے فاصلہ پر ہے پناہ لی ہے رسالہ نمبر ۵۰ اُن کے تعاقب میں روانہ ہوا ہے - جنگ ایک گھنٹہ بعد پولیٹکل افسر معہ چالیس رائفلوں کے جو اونٹوں اور ٹٹوؤں پر لادی ہوئی تھیں روانہ ہوئے - سوار اور پیادے اور دو توپیں دو گھنٹہ بعد بھیجی گئیں جنکی نسبت امید ہے کہ ۴ بجے کو صبح ۷ بجے پہنچ جاوینگی زخمیوں کی حالت اچھی ہے +

کلکتہ ۵ فروری - کرنیل ہملٹن کمیسری برگیڈ مہم تراہ کی کمان لینے کے لئے کلکتہ سے روانہ ہوئے ہیں +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ سیلون کی سیر کو تشریف لیجانے والے ہیں +

مسٹر لپٹون رزیڈنٹ حیدرآباد ریاست کے متعلق کسی کام کو کلکتہ آئے ہوئے ہیں +

سر سالسٹر بائن ۱۲ - جنوری کو کابل سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے +

رائے بہادر درگا پرشاد متوفی رئیس گورکھپور کی بیوہ نے رائے صاحبکی رسم چوتھی میں پچاس ہزار کی جائیداد خیرات کی

آگرہ میں ایک پیین ریلوے گارڈ کو ریلوے پر ایٹان سے مسافر دلکا مال چرانے کے جرم میں ۳ سال قید سخت کی

انجمن حمایت اسلام لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ

الحمد للہ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا تیرہوان سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ - فروری ۱۸۹۸ء مطابق ۴ و ۵ شوال المکرم ۱۳۱۵ ہجری کو منعقد ہونا قرار پایا ہے - اس جلسہ میں حسب معمول ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلا - جادو بیان لکچرار اور نامور شعرا تشریف لاوینگے - اور انجمن کی کارگذاری کی رپورٹ بھی سنائی جاویگی +

خیر خواہان قوم و بہی خواہان ہمدردان ہمسایگان انجمن کی خدمت میں التماس ہے کہ جلسہ کو اپنی تشریف آوری سے عزت اور مدد بخشیں اور انجمن کی امداد کر کے اراکین انجمن کو مشکور فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں +

الملتمس خاکسار شمس الدین انزیری جنرل سکریٹری

ترجمہ مفصل انڈین لا رپورٹ

جنوری ۱۸۹۳ء سے بمنظوری گورنمنٹ ہند انڈین لا رپورٹ ہر چہار ہائیکورٹ (کلکتہ - الہ آباد - بمبئی - مدراس) صفحہ فیصلجات پریوی کونسل وغیرہ کا ترجمہ لفظ بلفظ مطبع راست گفتار (جنرل ایکسچینج) امرتسر سے جاری ہے - اسکی تمام ترتیب صفحات انگریزی انڈین لا رپورٹ کے مطابق ہے - اور بہت سرعت سے انگریزی کے ساتھ نکلتا ہے - ترجمہ اعلیٰ درجہ کا صحیح و خوشخط دو قسم کے کاغذ پر ہوتا ہے - سال کے بعد چاروں ہائیکورٹ کے چار انڈکس مطابق حروف تہجی راست گفتار کے بنائے ہوئے بطور خلاصہ فیصلجات ہر ہائیکورٹ کے دیئے جاتے ہیں - اور ساتھ ہی ہر ایک ہائیکورٹ کے اسماء متخاصمین کی فہرست مطابق حروف تہجی کے ہوتی ہے - اور ہر نام کے محاذ نمبر صفحہ کا درج ہوتا ہے تاکہ اگر کہیں انڈکس کے محولہ صفحات میں غلطی ہو تو ردلیفوار فہرست سے صفحہ نکالا جا سکے یہ انڈکس فہرستہائے اختتام سال پر دیئے جاتے ہیں - اور علاوہ ازیں ہر ماہ کی ترجمہ کیے ہوئے کا انڈکس ردلیفوار ہوتا ہے جسمیں نام متخاصمین نام صیغہ اور دفعات ایکٹ ہائے مستعملہ کے درج ہوتے ہیں - تاکہ جو فیصلہ دیکھنا چاہیں بآسانی نکال سکیں - غرضیکہ ہر طرح کی سہولت اپنے خریداروں کے لئے کی گئی ہے +

قیمت بدیں پیشگی حسب ذیل مقرر ہے - سالانہ ڈمی کاغذ پر معہ محصول ڈاک ۶ - روپیہ سالانہ

سریر امپیری کاغذ پر معہ محصول ڈاک ۷ - روپیہ مابعد المضاعف -

نوٹ - انڈین لا رپورٹ ۱۸۹۳ء لغایت ۱۸۹۷ء ابھی مطبع سے ملسکتی ہیں +

جلد خریداری بنام شیخ غلام سول ملک مہتمم مطبع راست گفتار (جنرل ایکسچینج) امرتسر

بک جی G

یہ دوا اس ڈاکٹر نے ایجاد کی ہے جسکو تمام یورپ کے نامی گرامی ڈاکٹر لقمان وقت جانتے ہیں - ڈاکٹر مذکور کا دعویٰ ہے کہ جدید یا کہنہ کسی قسم کا سوزاک ہو بلا تفریق عورت و مرد کے اس دوا کے ۵ روز کے استعمال کرنے سے بالکل صحت ہو جاتی ہے - آجکل کے نوجوان ابتدا میں اس مرض کو حقیر سمجھکر بے توجہی اور بیغوری سے عمل میں لاتے ہیں - یا نیم حکیم ڈاکٹروں کے علاج سے اپنی پیاری تندرستی کو خوفناک حالت میں دیکھتے ہیں - اور امراض مہلک کا نشانہ بنکر یموت مرتے ہیں یا بیغرتی اور بیحیائی سے زندگی بسر کرتے ہیں - بعض حکما کہاب چینی و صندل وغیرہ کے استعمال کرانے سے بدہضمی پیدا ہو کر مختلف قسم کے سخت مرض ظاہر ہوتے ہیں - بلکہ عوام کے علاج سے اکثر شب کا راستہ فراخ ہوتا جاتا ہے - یا بالکل بند ہو کر لاولدی اور ہلاکت کا ذائقہ چکھاتا ہے - اسلئے پانچ روز اس دوا کا استعمال ہر مریض کیلئے دوامی تندرستی قائم رکھنے کیواسطے ہر حالت میں فرض ہے - مجھے بھی اپنی تحقیق کے ذریعے سے بنظر عام بہبودی یہ ظاہر کرنا لازم ہے کہ سوزاک کے لئے اس سے بہتر دوا آجتک نہیں ہوئی - علاوہ بک جی کا استعمال مرد و عورات کی اندرونی عوارض خاص کے دور کرنے میں بھی جنکی تشریح خلاف تہذیب ہے حکم اکسیر کا رکھتا ہے - ہر بوتل کے ساتھ مقبول سارٹیفکیٹ اور اسکا ڈائریکشن انگریزی زبان میں موجود ہے + قیمت فی بوتل (۱۰) +

المشتہر عبد اللہ و محمد امین ایجنٹ نمبر ۱۴ ہدام موہن لین کوٹولہ کلکتہ

کل جدید کذنڈ

افسوس - کہاں ہیں مہذب پارٹی کے ناول دیکھنے والے! اس تاریخی سچے ناول کو خود پڑھئے اور اپنی بی بی اور بچوں کو پڑھائیے - اور سنائیے - اور لطف کے ساتھ وقت گذرنے کے علاوہ استقلال وفاداری عفت اور ہمت کا ایسا سبق سیکھائے کہ پتھر کی لکیر ہو جائے - اس میں ایک حسینہ کا زخمی ہونا - اسکی بیٹی کا کانپور سے نانا راؤ کے حکم سے پنجاب کے پہاڑوں کو جانا اور باعصمت رہنا - اسکے بھائی کا ایک سپیرہ کی مدد سے ادھ ادھ اور ترائی کے لق و دق جنگلوں - میلوں - ٹھیلوں - اور وحشی قوموں میں پھنسنا - سانپوں کا تماشا دکھا کر روٹی کھانا - مصیبت میں پھنسکر عقل و دور اندیشی سے صاف بچ نکلنا - منصوری پہاڑ پر پہنچنا - وہاں سے بندیلکھنڈ جانا اور لڑکی کو باعصمت بڑی جان جوکھوں سے نکالکر کشتی میں بھاگنا - وغیرہ وغیرہ - آخر میں باپ بیٹے اور بیٹی کا کامیابی کے ساتھ ملنا - ایسا دلچسپ ہے کہ ہرگز قلم اسکی پوری پوری تصویر نہیں کھینچ سکتا - یہ کتاب معلومات کا ذخیرہ اور اعلے درجہ کی لٹریچر کا کافی نمونہ ہے - ایکدفعہ ضرور پڑھئے پڑھکر ہرگز نہ پچھتائیگا - فرانسیسی زبان میں کوئل یہ کتاب لکھی گئی اسنے ایسی قبولیت عام حاصل کی کہ ایک لیڈی نے اسکا انگریزی میں ترجمہ کر دیا اب مولوی سخاوت حسین صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول بلند شہر نے سیمپ سن اینڈ کو سوداگران لندن کی تحریری اجازت سے بامحاورہ دلچسپ اردو لباس پہنایا - اب یہ سچی سرگذشت اور بالکل تاریخی فسانہ ہمارے مطبع میں چھپ کر تیار ہو گیا ہے - کاغذ اور چھپائی لکھائی عمدہ ہے - قیمت (۱۰) **ملخص تسلیم** - موکفہ منشی انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی مرحوم - فن تاریخ گوئی میں جتنی قسم کی تاریخیں ہو سکتی ہیں - وہ سب اس میں پوری کی ہیں اور عجیب عجیب صنعتوں کی تاریخیں لکھی ہیں جو حد اعجاز تک پہنچتی ہیں قیمت بلحاظ کاغذ (۱۰ و ۱۲) +

نوٹ - اس کے علاوہ نئے نئے ناول اور ہر قسم کی کتابیں ہماری ایک ایجنسی سے ملسکتی ہیں +

المشتہر - ایس - ابن علی منیجر اخبار نیر اعظم مرادآباد

مطبع راست گفتار بازار امرتسر میں مستی فاضل شیخ غلام محمد پرنٹر نے چھاپا